



﴿مؤلف﴾

شیخ دینی پیرشاد صاحب سابق طبری آپ پیکر مدارس ضلع بدایون

﴿بانتہام﴾

فاکسار ابوالحسنات قطب الدین احمد غفرلہ اللہ

﴿پر ویرا طر﴾

ماہ جولائی ۱۹۰۹ء نیسوی مطابق ماہ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۸ ہجری

﴿بارشتم بعد حفظ حق تالیف﴾

نامی پیر پیر لکھنویں چھپی

۱۳- ایک دشا

پچی اوشا

برس دیر

۸۔ کسی میر کی صحبت میں ایک بڑھیا ۶۰ سالہ قاحشہ تھی اور اس کا ایک لڑکا ۴ برس کا تھا ایک وزیر میر نے دونوں سے عمر بوجھ عورت بولی کہ مجھ کو ٹھیک تو نہیں معلوم مگر میری ان مجھ کو چودہ برس کا کتنی بہن لڑکا سنکر بولا کہ جناب اس حساب سے میرے پیدا ہونے میں ۴۰ برس باقی ہیں ۹۔ نواب اعظم خان حیدر علی رہے تھے اُن کے کلام میں ملا دو پیازہ سے پوچھا کہ حقہ پینا کیسا ہے ملانے جواب دیا کہ میری رائے میں یہ فعل عبث احمقوں کا کام ہے لیکن آپ کو مضائقہ نہیں ہے۔ ایک زاد علوی کی دکان پر گئے اور ایک شیرینی کی طرت اشارہ کر کے پوچھا کیا یہ حلوائی نے کرنا تھا یا آپ نے جھٹ اوٹھا کر کھالیا اور کہا آپ ہی نے کھا تھا کھا جا۔ ایک ظریف کسی حلوائی کی دکان سے کچھ حلو اوٹھا لیا اور کھانے کا ارادہ کیا حلوائی نے اس کے ہاتھ سے چھینٹا چاہا ظریف نے فوراً ہتھ میں رکھ لیا اور کہا اب خوش ہو ورنہ تیرے ہاتھ لگانے میری ۹۔ ایک شہدا جواد اللہ خاں دل میں نیت کی کہ اگر راہ میں پڑا روپیہ بلجافے تو چارم اللہ کے نام پر فطرت کو دے گا اتفاقاً روپیہ مل گیا اصراف کو دکھلایا اس نے کہا روپیہ کو ۱۲ مار کا ہو شہدا کہنے لگا واد اللہ میراں باہر آتا تو ہی ہے دے نہ دے اپنے چار غنڈے پہلے سے کاٹ لیے۔ ۱۰۔ ایک کالنے نے کسی سے شراب دہی کہ میں اتنے زیادہ دیکھتا ہوں جب شراب منظور ہو گئی کا نابوالا میں جیتا کیونکہ میں تمھاری دوا نکھیں دیکھتا ہوں لیکن تم یہی ایک نکھد کہتے ہو ۱۱۔ کسی حاکم نے مقدمہ کے گواہ سے پوچھا کہ تیرے بیان ہو کچھ مسائل اس بار سے واقف ہے یا نہیں اس نے کہا بہت کچھ ہے نیز یہ کہ قرآن پڑھ لیتا ہوں کہ اس وقت سے پھر پوچھا کہ کبھی مردہ کی تجزیہ و تفتیش کی ہے کیا یہ تو میرا مالی پیشہ ہے پوچھا جب مردہ کو غسل دیکر کفن میں رکھ کر قبر میں اتارنا ہے تو کیا پڑھتا ہے کیا یہ عبارت کہ اس مردہ شایاں تھے تو نے جس موت پائی کہ تجھ کو حاکم کے زبردگو اہی میں جنانہ پڑا۔ ۱۲۔ ایک بادشاہ پرہیزگار اپنے ایک مراد سے کہا کہ جس کا نام بان پر ہوتا ہو وہ اکثر بزدل ہوتا ہے جیسے فیلبان کا دیکھا بان باغیان وغیرہ مصاصبت لڑا۔ کہا آپ کتنی ہیں کچھ بان کہ بان و اللہ میں سب بذر بان ۱۳۔ ایک بادشاہ نے منجم سے اپنی باقی عمر پوچھی جواب دیا اس برس بادشاہ نہایت فکر مند ہو اور زیر و جو فکر پوچھی بادشاہ نے کل حال کہنا اور زیر نے منجم کو بادشاہ کے زبردگو بلا کر منجم کی باقی عمر پوچھی اس کو کہا میں برس وزیر نے نماز رکعتیں منجم کو قتل کر ڈالا اور بادشاہ سے کہا اس جو لڑے کی بات کا کیا اعتبار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا مولف ان اوراق کا فقیر حقیر وی پریشاد و یونی عالمی طبعمان قیامت
بندہ سبحان لطافت اسام کی خدمت میں گزارش پر دایہ حکم محاضرات مع لطیف
حاضر جو اپنی فصائل حمیدہ سے ہے عقل نے نشاۃ فاطر اور تقیہ مزاج کے یہ خور
چنانچہ لکھا ہے ۵۰ زمانے بحث علم و درس تدریس کہ باشتا انسان را
زمانے شعر و شطرنج و حکایت کہ گرد در فغ خاطر اطلالت مزاج اور دل کی بدلتی
مزیل کلفت اور باعث زیادت انس و الفت اور باعث بشارت اور دُشمن معاشرت ہے
لیکن اسکی جانب فراموشیا کی اور نسخہ ہے اور جانب تقریباً فردہ فاطری اور عیوست
لطیفہ کسی شخص نے کیسی بکری بکری اور زنج کر کے کھالی ایک دست نے اونٹنے کی گتے
پرانی بکری کھالی قیامت کے دن ماخوذ ہو گئے جواب دیا کہ میں منکر ہو جاؤ گا دوست کہا
کہ رہا ان مالک بکری کا موجود ہو گا اور بکری بھی موجود ہو گی اور خود گو ایسی ہی بولے
کہ تب تو کچھ فکر ہی نہیں بکری کے کان پکڑا مالک کے حوالے کر دو گا ۲۔ ایک ناہانہ بکری
رات میں گھڑا سریر رکھ رہا تھا میں چراغ لیے چلا جاتا تھا کسی نے پوچھا او اندھے تجھ کو چراغ ہے
کیا فائدہ تو دیکھ کھٹکتا ہی نہیں جواب دیا اپنے لیے چراغ نہیں بلکہ تمہارے لیے ہے
دیکھ کر حلو اور دہکانہ دو ۳۔ تیورنگا بشارت نے ایک مطرب بلایا اندھا
نام پوچھا کہا دولت فرمایا دولت کیا اندھی ہو تی ہو جواب دیا گونہی ہے
کیون آتی ۴۔ ایک ظریف شخص کسی امیر کے پاس گیا امیر بولا خوب قنا
میرادل چاہتا تھا کہ کسی مسخرہ سے گھٹک کروں ظریف بولا جناب میں بھی اسی

جب پیابے جان ضائع کر دے۔ ۲۲۔ ایک آغا گدھے پر تنک لائے لیے جاتا تھا راہ میں
 بانی برشا شروع ہوا تنک بڑ گیا اور اسکے بعد اڑے پڑے آغا کسی پہاڑ کے غار میں چھپ باگدھار گیا
 پھر بجلی کو ندنا شروع ہوئی تو بولا بار خدا یا تنک شستی وغیرہ کشتی اکون حقائق میری چیزیں باغ
 کہ یہ ون ایم ویمیرم۔ ۲۳۔ نادر شاہ نے جب ملی میں ہندو مل آدمیوں کو قتل کوڑا لادو خلق تباہی
 کسمی نے یہ مضمون لکھا اور اسکے پانگٹ رکھ دیا کہ اگر تو خدا ہی خدا کو بندہ کی ضرورت ہے اگر نبی ہے
 انجی کو امت و رکاز ہوا کہ بادشاہ ہو بادشاہ کو رعیت رکھنا لابد ہو پس تو کیوں خلق کو قتل کرتا
 بادشاہ نے لکھ دیا نہ میں خدا ہوں نہ رسول بادشاہ میں غضب لیتی ہوں جو تم پر نازل ہوا ہے
 ۲۴۔ ایک تیلی نے ایمان کے ڈروس کھار رہا تھا اور سکا گدھا وقت بوقت چلا یا کرتا تھا اور تیلی کو
 ناگوار گذرتا تھا ایک شنبہ عاتلی کہ گدھا مر جاو اتفاقاً اوس ات تیلی کا بیل مر گیا سو کو یہ حال
 دیکھ کر خدا کی طرف خطاب کر کے کہنے لگا افسوس چندین سال خدا کی کردی گاؤ وغیرہ انشائی
 ۲۵۔ ایک گبر و دھوپ میں پیادہ پا چلا جاتا تھا دھانگی کہ یا خدا سواری کا اتفاق ایک اربھلا جلی
 کھوڑی کا بچہ تھکا گیا تھا اوسنے اوس شخص سے ازراہ حکم کہا کہ اس بچہ کو اوٹھا کر اہل محل مجبوراً
 ایسا کرنا پڑا اور راہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ وہ جناب یاری میری دعا کا آپ خود مطلب
 سمجھے سواری تو دی مگر وہ سواری جو مجھ پر سوار ہو میں نے تو وہ سواری چاہی تھی جس میں سوار ہوا
 ۲۶۔ ایک ظریف کسی باغ میں گیا اور انگور وغیرہ دیکھا توڑ توڑ کر ایک ٹوکری میں بھر لے لگا
 اتفاقاً باغبان آگیا اور کہا کہ تو یہاں باغ میں کیوں آیا ظریف بولا کہ میں ارادہ خود نہیں آیا
 بلکہ آدھس آئی اوسنے مجھ کو بیان لاڈالا باغبان نے کہا کہ اچھا یوں ہی سہی مگر انگور کیوں
 توڑے وہ بولا میں نے تو نہیں توڑے مگر آدھس سے اوڑ کر درختوں سے مل کر کر جو میں گرا
 اوس سے شاید کچھ انگور ٹوٹ گئے ہوں باغبان بولا کہ اچھا یہ سب ناگور انگوروں کو ٹوکری میں
 کسے آٹھا کیا ظریف بولا ہاں بیشک میں مجھے بھی حیرت ہے کیا عجیب کوئی قدرت ان کی کا
 ۲۷۔ تین شخص غریب تھے ایک مسلمان دوسرا یہودی تیسرا عیسائی۔ آسمان
 ٹھہرے کسی جرد کی نے ان راہ حماں تواری تینوں کے واسطے کھانا بھیجا جو کھا یہودی اور
 عیسائی کو اشته نہ تھی اور کھا کھانا صبح پر تھی کہ اس جگہ رکھ دیا اور قاتل

۱۴۔ سکندر سے ایک شخص نے ایک ویرہ کا سوال کیا بادشاہ نے کہا ایسی ذرا سی چیز مجھ سے
 کیسا مانگا ہے جو میرے لائق نہیں اس نے کہا اچھا ایک ملک خطا کر فرمایا یہ تیرے لائق نہیں
 ۱۵۔ کسی کے دروازے پر آزاد نے سوال کیا اندر سے آواز آئی بی بی گھر میں نہیں ہے
 آزاد بولا میں نے روٹی کا سوال کیا ہے بی بی نہیں مانگا۔ ۱۶۔ کوئی شخص خط لکھنے
 کسی کے پاس گیا اس نے عذر کیا کہ میرے پانوں میں درد رہتا ہے اس نے کہا کہ درد یا
 کیا تعلق ہاتھ سے لکھو گے جواب دیا کہ میرا لکھا دوسرا پڑھ نہیں سکتا پڑھنے کے لیے
 مجھے کوجانا پڑتا ہے۔ ۱۷۔ ایک شخص خط لکھ رہا تھا ایک غیہ شخص اس کے پاس کرنا گیا اور
 خط پڑھنے لگا اس نے خط میں لکھ دیا کہ ایک غیہ شخص میرا خط پڑھ رہا ہے اس سے راز دل
 نہیں لکھ سکتا وہ بولا جناب میں نے آپ کا خط نہیں پڑھا آپ غریب ہر روز دل لکھیں اور پھر اگر خط
 نہیں پڑھا تو یہ حال کیونکر جانا۔ ۱۸۔ ایک کپڑے سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ تیری بیٹی سب سے
 بوجھاؤ یا اور لوگوں کی بیٹی تیری سی کپڑی ہو جائے کہا ہاں بیٹی بیٹی میری سی ہو جائے تاکہ اس سے
 وہ مجھے دیکھتے ہیں میں بھی ان کو دیکھوں۔ ۱۹۔ نواب آصف الدولہ ایک روز اپنے ملازم
 دولت نامی پرغما ہوئے اور حکم دیا اس کو نکال دو نوکر اس وقت تو چل گیا دوسری روز اگر
 نواب کی خدمت میں کھلا بھیجی دولت در دولت پر حاضر ہے یا جا کر نواب سے فرمایا کہ ہے
 ۲۰۔ ایک بادشاہ نے حاضرین مجاہد سے کہا کہ جو کوئی میری دل کا حال بتا دیکھا اور سکو لکھ دے یہ
 دو لگا ایک عقلمند نے کہا آپ کے دل میں یہ ہے کہ خدا بیشک ہے اور میں اس کا کام عدل کے ساتھ
 کریں کہ وہ خوش رہے بادشاہ نے کہا بیشک اور حسبِ عہد انعام دیا وزیر کو حسد ہوا کہ اسی
 بات پر اس قدر روپیہ دیدیا گیا عقلمند سے کہا میری دل کا بھی اگر حال بتا دیکھا مجاہد نے ہزار روپیہ
 دو لگا اور دل میں سوچا کہ شاید یہی مضمون میری نسبت بھی کیسا منکر ہو جاؤ گا تو کیا مضائقہ ہو
 عقلمند بولا آپ کے دل میں یہ ہے کہ حضرت جہان پناہ کی عمر دراز ہو اور ملک دولت کی اتنی بڑی
 وزیر کو کہتا پڑا کہ بیشک اور انعام بھی دیدیا۔ ۲۱۔ بھراہ سے پوچھا کہ صبح کتنے دن بعد
 سنا چاہیہ نہا عمر بھر میں ایک بار کہا اگر ضبط نہ ہو سکے کہا سال میں ایک بار کہا آنا بھی جتنے ہو سکے
 کہ امید میں ایک بار کہا اگر آنا بھی ضبط نہ ہو سکے کہا ہفتہ میں ایک بار کہا اگر آنا بھی نہ ہو سکے کہا تہہ ہزار ہے

اٹھ کر دیکھنے لگا جب شکل بد او سین نظر آئی پھینک دیا اور کہا جو ایسا بُرا مُنہ نہ تو کوئی کوئی
 راہ میں ڈال جاتا۔ ۴۲۔ ایک حق اور ایک ٹی اور ایک فقیر ہر طرف سے رات کو چوروں کے
 خون سپرہ مقرر کر لیا نانی نے اپنے سپرہ میں جو پہلا تھا بیماری میں غش خاطر کے لیے سوتے ہیں
 احمق کی جحمت بنادی اور جب وہ سپرہ کا وقت آیا تب احمق کو جگا کر آپ سو رہا اتفاقاً
 کہیں سر پر جب ہاتھ پہنچ گیا تو احمق کہنے لگا وہ دوسرا سپرہ تو میرا ہے تو نے فقیر کو کیوں جگا دیا
 ۴۳۔ ایک حق اور ایک قاصد سر میں ٹھہرے دونوں نے بھٹیلا کر سے کہا کہ کچھ اندھیرے سے ہو
 جگا دینا احمق خود بخود اندھیرے سے جاٹا اور گھبراہٹ میں قاصد کی پرکڑی پائندہ لی اور جلدیاراہ میں
 پرچھائیں دیکھ کر کہنے لگا وہ بھٹیلا رہی ہے مجھے یہ قاصد کو جگا دیا۔ ۴۴۔ ایک حق سفر میں اور
 گھر آدھی آیا اور خبر دی کہ تیری عورت بیوہ ہو گئی احمق رونے لگا اس محلہ نے حال معلوم
 کر کے اس سے کہا کہ بھلا تم صحیح و سلامت موجود ہو تمہاری عورت کس طرح بیوہ ہو گئی کہو لگا
 وہ آپ بھی سچ کہتے ہیں مگر خبر کو کس طرح سچ نہ مانوں قاصد بی آدمی ہے کہیں جھوٹ نہیں بولتا
 ۴۵۔ ایک حق مع اپنی ماں کے ایک کنوین پر بیوہ لڑکے نے جھک کر اپنا عکس میں
 دیکھا ماں سے پکار کر کہا دیکھ تو اس میں مرد بیٹھا ہے ماں نے بھی اگر نگاہ کی اور کہا ارے
 اوتکے پاس ایک عورت بھی تھ ہے۔ ۴۶۔ ایک حق کی سوئی اس کے گھر میں کھو گئی تھی
 اور وہ گلی میں ڈھونڈ رہا تھا لوگوں نے پوچھا کہ جو چیز گھر میں گم ہوئی اسکو یہاں
 کیا ڈھونڈ رہا ہے کہا کیا کروں میری گھر میں اندھیرا بہت ہے اور چراغ موجود نہیں ہے۔ ۴۷۔
 کوئی شخص کسی حق حکیم کے پاس شکایت قبض کی لیکیا اور دو ماہ جا ہی کہ چند دست آجاوین
 حکیم نے ایسی دوا دی کہ تلو سے زیادہ درست آئے اور مر گیا لوگوں نے حکیم کو گرفتار کرنا چاہا
 حکیم نے کہا میں نے بُرا کیا کیا اچھا ہوا مر گیا قبض کی حکیم سے توجھوٹ گیا۔ ۴۸۔ ایک شخص نے
 اپنے نوکر سے مرغ کا قلیہ پکانے کو کہا اس نے پکایا اور جی جو پلچایا ایک ران اسکی آپ کھا گیا باقی
 گوشت آقا کے سامنے رکھا آقا نے کہا ایک ران کمان گئی نوکر کو لا حضور اس مرغ کے ایک ہی
 ٹانگ تھی آقا ہنس کر بولا اے احمق کہیں ایک ٹانگ کا بھی مرغ ہوتا ہے اتفاقاً کسی روز ایک مرغ
 ایک ٹانگ دھانے کھڑا تھا نوکر آقا سے بولا حضور یہ کچھ بھی مرغ بھی ایک ہی ٹانگ کا ہے اٹھانے

اگر یہ کام اوسین لکھا ہے تو خالد دنگا ورنہ آپ خلافت اقرار کیوں جدید کام کو فرماتے ہیں آپ
جائین اور گھوڑا۔ ۳۴۔ ایک صاحب لکھ کر کام میں شست تھا ایک ن اوس سے غصا ہو کر
فرمانے لگے کہ تو جس کام کو بھیجا جاتا ہے سارا دن اوس میں لگا دیتا ہی نوکر کی خوبی یہ ہے
کہ اگر ایک کام کو بھیجا جاتا ہے اس کے سوائے اور چند کام کر لائے اتفاقاً ایک روز خواجہ صاحب بیمار ہوئے
نوکر کو بھیجا کہ طبیعت بگڑا لائے نوکر گیا اور تھوڑی دیر بعد چند شخص معراہ لیکر حاضر ہوا مالک نے
بوجھایہ اشخاص کون ہیں کہنے لگا جناب اوس روز کی آپ کی نصیحت مجھے یاد ہے آپ کے
علاج کے لیے طبیب لایا ہوں اگر صحت ہو جائے تو مطرب برای نرم عشرت حاضر ہو اگر
خدا خواستہ آپ مر جائیں تو غمناک اور کفن و زور و نوہ کر اور نماز پڑھنے والا اور گور کن
یہ سب شخص حاضر ہیں۔ ۳۵۔ ایک صاحب کو ٹمپر بیٹھے تھے نوکر سے کہا جھادو دیکر کوڑا نیچے
ڈال دے مگر بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا وہ کوڑا لیے منتظر بیٹھا رہا اور جب ایک شریف مقطع صورت
نکلے اونپر ڈال دیا جب دھنوں نے شور و غل کیا اور آقا خاتمہ نے لگا تو نوکر بڑی کے میمان سے بولا
میرا کیا قصور ہے آپ ہی ذوق فرمایا تھا بھلے آدمی کو دیکھ کر ڈالنا۔ ۳۶۔ ایک شخص کا گھوڑا سائیس کے
ہاتھ سے دریا میں ڈوب گیا آقا ب رہا اگر سائیس بوجھنے لگا کہ الے کس جگہ گھوڑا ڈوبا تو میمان کی
تلوار دریا میں بھینک بتایا کہ حضور اس جگہ۔ ۳۷۔ ایک شخص کو کسی دست گھر گیا صاحب خانہ نے
دو پیسے نوکر کو دیے کہ پیڑ سے لے آؤ کر یا زار میں بوجھ کر سوچا کہ پیڑوں میں کیا بھلا ہوگا اس لیے
وہ اونچی تین روٹیاں خرید لایا اور ایک ولی صمان کے رو برو خان میں رکھ دی صاحب خانہ
نوکر کی طرف غصہ ہو کر دیکھنے لگا نوکر بولا آپ غصہ کیوں ہوتے ہیں ڈو اور بھی ابھی۔ ۳۸۔
ایک احمق کا اونٹ کھو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگوں نے شکر کا سبب پوچھا کہا خوب ہوا کہ میں اونپر
سوار نہ تھا ورنہ اس کے ساتھ میں بھی کھو جاتا۔ ۳۹۔ ایک احمق گھوڑے پر سوار اور
گھاس کا گٹھا اپنے سر پر رکھے جاتا تھا کسی نے پوچھا ارے گھاس کا گٹھا بھی گھوڑے پر کیوں
نہ رکھ لیا بولا کیا خوب گھوڑے پر بوجھ زیادہ نہ ہو جاتا۔ ۴۰۔ ایک احمق جنگل میں اذان کی دھواں
دوڑ جاتا تھا لوگوں نے پوچھایہ کیا کرتا ہے کہا سب آدمی کہتے ہیں کہ تیری آواز دور سے اچھی
معلوم ہوتی ہے اوسکی آزمائش کرتا ہوں۔ ۴۱۔ ایک صورت احمق ایک مینہ راہ میں پڑا پایا

کہا ہشت مرغ نے دوسری ٹانگ نکال دی تو کوہے کہ دیکھ دوسری ٹانگ کھل آئی تو کہہ بولا اور سر
 آپ نے کیوں ہشت نہ کی جو دوسری ٹانگ بھی کھل آئی۔ ۴۹۔ کسی ایک سائیس رکھ
 اس شرط پر کہ جب میں تیرے کام سے خوش ہو گا تو اضافہ تیرا وہ درد و گناہ رات کو آقا
 کسی دوست کے گھر گیا کھڑا سائیس کی حفاظت میں تھا وہ سو گیا اور چور کھڑا لگا ہوا
 ادھر اور دھڑلاش کرینگے بعد آقا کے پاس جو کوٹھے پر بیٹھے تھے جو بچا اور کہا حنفیہ یہاں
 کھڑا نہیں آیا تاکہ نفی آئی سائیس ہنست دیکھ کر کہنے لگا اہی حضور میرا اضافہ تو کر دینا بیٹھے
 جو کچھ ہو گا سب ہو گا۔ ۵۰۔ ایک فیونی اٹاری پر سوتا تھا پیشاب کو جو اڑھا تو بچہ گر پڑا اور راز
 بکار کر گیا ابے دیکھ تیار ہوا کھڑا ہوا اوسنے کہا میں کام میں ہوں کچھ ہو گا بلی کو فنی ہو گئی فنی
 اور دیکھ تو بڑا دھماکا ہوا بچہ وہ بولا کیسا اب کہاں ہیں اچی آواز خج کی سی سنائی دیتی ہے
 بولے کہ امی اوٹھ کر دیکھ تو اغرض اوستہ اوٹھ کر جو دیکھا تو اونچی بتلایا کہ آپ پر نالی میں ریسے ہیں
 فرمانے لگے آہ ہمارے گریہ کی آواز کتنی فتنہ بڑی جوں لگی۔ ۵۱۔ ایک فیونی کو حالت میں کچھ
 یہ خیال آیا کہ کیا میرا جوش رہے۔ اچھی جگہ با بیٹھا کچھ خیال آیا کہ وہ دریا یہاں بھی اچھا آواز
 تیر فنی ٹھہرائی اور کھنسی خج کر پڑا یہاں ہر پڑا یہاں ہر کھنکھانے کو کہنے ہاتھ دیکر اٹھا یا تو فرمانے پڑے
 کہ اب تو میری بانوں سے کوئی کتبہ اب گنگلے کیا کہو آہے۔ ۵۲۔ ایک فیونی پیشاب کر رہے
 تھا اور کچھ پیشاب کی دھارا دیکھتے ہوئے کہی یہ اوس کو سانس بچھ کر کچھ بچھ بچھا اور بون جو
 بچھ بچھا تھا دھارا آئی جاتی تھی پکایا اسکے بانوں سے جھو گئی بس میں پرٹ کر گئی لگے
 ہزاروں تھے دس یا س۔ ۵۳۔ ایک فیونی حالت نشہ میں رات کو دو دھڑیلے ایک ہر کے گھر گیا
 اور فیونی کا اضافہ۔ ۵۴۔ میں میں دودھ کر دیتی ہوں یہ ککروہ بھول گئی اور دروازہ کی کٹی لگا کر
 دودھ میں دودھ کھانے لگا۔ ۵۵۔ ایک فیونی اور پولش پولش کی آواز سن کر یہٹ کر دروازہ
 کھلی تھی سوٹ کر کھڑا ہوئے۔ ۵۶۔ ایک فیونی اور ٹھکر دروازہ کے قریب پیشاب کر رہی تھی
 وہ پیشاب کر رہا تھا کہ فیونی اس پر فرماتے لگے کہ اے کجبت خدا کے لیے میری دودھ میں
 دودھ نہ پڑے کہ جو سہارا تو میری گریہ اور کھنکھانے لگے کہ اے گاڑی والے میں تو الگ
 ہاتھ دیکھتا ہوں تو میری دھارا دیکھ کر کہی یہاں فیونی بارادہ سفر گھر سو گئے

صاحب جب میں نے یہ حال دیکھا تو پھر گھر کی طرف منہ کر کے چلنا شروع کیا اور اس تہہ پر سے
 یہاں پہونچ گیا۔ ۶۷۔ کسی نے اسے طلبا سے امتحان پوچھا کہ تیناؤا وسط کسکو کتہ میں ایک
 لوناؤا لاجمین مرغی انڈا دی ہے اُتہ اُتہ جوئے کر بولا لاکہ لاکہ کیا کہتا ہے وہ بولا کہ تیناؤا
 ایسا ہی لکھا ہے اور کتاب لاکہ سامنے رکھ دی جس میں لکھا تھا کہ مرغی اوسط میں فی ماہ
 اس قدر انڈے دیتی ہے۔ ۶۸۔ ایک شخص نے سفر کو ساتھ دھت اپنی بی بی سے پوچھا
 کہ تمہارے لیے کتنے دن کے کھانے کا سامان کر جاؤں عورت نے جواب دیا کہ مجھے دینی میری
 زندگی ہو مرد بولا کہ زندگی میری ہاتھ میں نہیں ہے عورت نے جواب دیا کہ روزی بھی تمہارے
 ہاتھ میں نہیں ہے۔ ۶۹ ایک شخص نے ایک کنواں کسی شخص کے ہاتھ فروخت کیا لیکن
 سب وہ اوسیں سے پانی بھرے دو مزارعت کی کہیں نے کنواں بیچا ہے کچھ پانی نہیں بیچا
 وہ میرا ہے اوتہ نہ اس عدالت تک پہونچی حاکم نے بالغ سے کہا کہ بیشک تو نے کنواں بیچا ہے
 پانی نہیں تو نے اپنا پانی انباؤا اسکے کنوین میں کیوں رکھا آج ہی سب پانی نکال لے
 ورنہ ہرمانہ کرونا چار اوتہ راضی نامہ داخل کیا۔ ۷۰۔ چار شخصوں نے ملکر ایک بلی
 پالی اور آپس میں ایک ایک ٹانگہ و سکی تقسیم کر لی تھی اور ایک کارخانہ روئی کی
 تجارت کا بھی چاروں نے اشتراک جاری کیا تھا ایک مرتبہ بلی کی ایک ٹانگہ میں
 کچھ زخم آگیا تھا اوس ٹانگہ کے مالک نے کچھ مرہم دینرہ لگا کر لڑی کی پیٹی باندھ دی تھی
 اتفاقاً وہ بلی کہیں آگ کے پاس سے نکلی اور آگ اوس کپڑے میں لگ گئی اور وہ اوس کے
 سبب کو دتی ہوئی اوس کارخانہ میں ہو کر نکلی اور روئی کے انبار میں آگ لگ کر
 سب جل گیا تین باقی رہے اوس ٹانگہ کے مالک پر عدالت میں اپنے ہر جہ لا پائلی
 نالیش کی کہ ایک حصہ کی ٹانگہ باعث ہمارے نقصان کی ہوئی حاکم نے کہا کہ جس وقت
 بلی کارخانہ میں آئی تو مدعا علیہ والی ٹانگہ تو چلنے سے معذور تھی بلکہ وہ زمین سے
 اونچی اوکھی تھی تمہارے ہی تینوں ٹانگیں اوسکو وہاں لے گئیں پس تینوں اوس
 ہر جہ کے دیندار ہو۔ ۷۱۔ زامد القادر بیدل سلطان شاملو کی مجلس میں کچھ حُسن میں
 بمشال تھاپٹے ہوئے اوس سے گفتگو کر رہے تھے اتفاقاً ایک بلق شفا کو کسی سلطان کی

اور شاہزادہ مع یزید چلے جاتے تھے گرمی کے سبب نون نے اپنا لبادہ اتار کر میر بل کے
 کندھے پر ڈال دیا بادشاہ نے ہنس کر کہا کہ تجھے ایک گدھے کا بوجھ میر بل پر ہے نہیں تباہ
 دو گدھوں کا ۶۰۔ چنانچہ بادشاہ کی دعوت نور جہان بیگم نے کی جب کھانا کھا چکے
 نور جہان بیگم نے کہا کچھ کھانا اور منگائیں بادشاہ بولے ایک ہنوسہ میں بیابیک بولی از مطبخ
 مادر طلب۔ ۶۱۔ ایک بیگم زمیندار کے پاس اس کے کانوں کے کسان آئے اور شکایت کی
 کہ فصل رسیج انہی نہیں ہوئی ملاحظہ ہو کہ محصول معاف ہو جائے بیگم صاحبہ نے کانوں میں
 پونچھ کر ایک ہرے بکھرے کھیت میں قیام کیا اور لوگوں کے کہا کہ سیان تمہارا غلاتھا کھیت تو
 خوب کسرت نہیں ایک کنوارا بون حضور کے آگے جو ٹھسی دو ٹھکی لگا اس بھولس ہے وہی ہے
 باقی سب کھیت ایران میں ۶۲۔ شاہ ایران نے شاہ ہند کی تصویر یا خانہ میں
 کھینچائی اور ملازم بیارہ مصاحب شاہ ہند کو جو وہاں بھیجا گیا تھا مجبور کرنے کے لیے
 ساتھ لے جا کر بوجھا کہ چچا تو تو یہ اسکی تصویر ہے ملا نے فرمایا کہ یہ اوس شخص کی تصویر ہے
 جسکی تصویر دیکھ کر رو شاہ ایران کا تیاہ ۶۳۔ ایک ظریف کی کسی جگر خوئی تمام دعوت نے
 اوٹکی دیتیاں اور ظرافتیں جب چلتے وقت جوتی کے کھوجانے سے مضطرب ہوئے مین بان نے
 نوکر سے کہا میری طرف سے انکو جوتے دو ظریف نے جوتے ہو کر دعا دی کہ اسل حسان کے
 عوض خدا آباد ہزار ہزار جوتیاں دنیا اور عاقبت میں عطا کرے ۶۴۔ ایک کیل نے
 بیماری کی حالت میں اپنا سب مال و متاع یا گل ٹری دیوانے آدمیوں کے نام لکھ دیا
 لوگوں نے بوجھا کہ یہ کیا کیا اوسنے جواب دیا کہ یہ مال ایسے ہی لوگوں سے مجھے ملا تھا
 ۶۵۔ ایک شخص نے کسی سے سوال کیا کہ چڑیا پکڑنے کا آسان طریقہ کیا ہے فرمایا کہ
 جب چڑیا درخت پر بیٹھے تو تھوڑا سا موم لیکر آہستہ آہستہ درخت پر چڑھ جائے اور
 وہ موم اوسکے سر پر رکھ دے جب دھوپ کی گرمی سے موم پگھل کر ہر دون میں لپٹ جائے
 تب پکڑے ۶۶۔ ایک لڑکا مدرسہ میں بہت دیر کر کے پوچھا استاد نے سبب پوچھا جو ابدیا
 کہ صاحب کیا عرض کروں راہ میں اسقدر کپڑے تھی کہ ایک دم آگے رکھتا تھا تو وہ قدم پیچھے
 ہٹ جاتا تھا استاد نے سوال کیا کہ اندر میں صورت تو کیوں نہ بیان پوچھا شاگرد بولا

بازار میں تشریف کو ظریف بولا کہ حضور میرا منہ نہ سیاہ کر ایسے درندہ لوگ سمجھیں گے کہ جتنی کو قوال کی تشریف ہوتی ہے۔ ۷۹۔ ایک امیر ایک مسخّرے فقیر کی حاضر جوابیوں سے بہت لالچا ہو گیا تھا ایک روز فقیر کسی جگہ پاخانہ بچھ رہا تھا امیر اودھ سے نکلا فقیر کو دیکھ کر دو روپیہ مال میں کھل کر فقیر کے رو بہ روی طور پر پیش کر دیے فقیر مسخّرے نے اودھ لے لیا اور ایک ڈھیلے سے استنجی کر کے رو مال میں رکھ دیا اور کہا کہ فقیر کے پاس سے خالی بجائے تبرک لیتے مائیو۔ ۸۰۔ اسی دن سے جہم سے کہا کہ داڑھی کے سفید بال چنّے دے اسے ساری داڑھی اکٹری کے سامنے رکھ دی اور کہا حضور مجھ پر خیریت تم بھی آپ فرصت میں میں سیادیا سفید جیسی مال جاہر ہوں کہیں سے چمن لیجئے۔ ۸۱۔ ایک سوداگر بہت سے گھوڑے کسی بادشاہ کے پاس لے گیا بادشاہ نے پسند کیے اور خریدے اور دس ہزار روپیہ سوداگر کو دیا کہ اگلی مرتبہ جو وطن سے اودھ آتا تو اور بھی ایسے گھوڑے لیتے آتا ایک روز بادشاہ نے حالت سرور و نشہ میں وزیر سے کہا کہ ایک انگارہ جو تیرن اور نامق لوگوں کی نیار کر وزیر سے عرض کیا کہ خداوند میں نے پیشہ ہی تھا مگر کبھی نہ آوا۔ وہ میں نے اول پر مشورہ کا نام نامی زیب تحریر کیا ہے بادشاہ نے بوجھا دن وزیر نے کہا کہ اس روز ایک فیر شمس لاشی سوداگر کو بلاو تیرن و نہات کے ہتھ پر روپیہ دیدینا کیا حاکم نہیں ہے بادشاہ نے کہا کہ اچھا اگر وہ گھوڑے لیکر آجائے تو کیا کیا جاوے گا وزیر بولا کہ فوراً حضور کے نام کے بعد اسے سلطان نام لکھ دوں گا۔ ۸۲۔ ایک قاضی نے کسی بنگ نوش سے مذاخذ کیا کہ بنگ پینا حرام ہے اس نے کہا کہ ریشم پینا بھی حرام ہے قاضی مشرور پینے ہوئے تھا قاضی نے کہا کہ ابلے احمق صرف ریشم حرام ہے مگر ریشم ممنوع سوت مباح سے ملکر مشرور ہو جاتا ہے اس نے کہا کہ اس قاعدہ سے بنگ حرام اب حلال سے ملکر کیوں خلاف شرع رہی۔ ۸۳۔ ایک امیر نے کسی بھانڈو کو انعام میں دوشالہ دیا مگر نہایت پُرانا اور فرسودہ تھا دوسری مرتبہ جب وہ بھانڈا میر کے پاس گیا عقل بنائی کہ اس سرکار سے بلکویا سال دوشالہ ملا تھا جس پر جا بجا لا آکر الا اللہ لکھا تھا دوسری بھانڈو نے اعتراض کیا کہ ابلے کیا آدھا لکھا ہو گا محمد رسول اللہ بھی لکھا ہو گا وہ بولا میں حضرت محمد صاحب سے پیشتر کا بنا ہوا تھا پھر اس نے کہا تو جیسی روح اللہ لکھا ہو گا

لوگوں نے وہ برتیم پوچھی کہا نوادہ کی راہ میں ماہ میں ملے کر لی۔ ۸۹۔ ایک شخص حکیم کے پاس گیا اور کہا سیٹھ میں درد ہوتا ہے حکیم نے پوچھا رات کیا کھایا تھا کہا جلی روٹی حکیم نے اسے آنکھ میں لگانے کی دوا دی اس نے پوچھا کہ درد شکم کو آنکھ سے کیا نسبت کہا اگر بنیائی کیر فرق نہ تو جلی روٹی کیوں کھانا۔ ۹۰۔ چند اشخاص کئے بادشاہ کے پاس جا کر ایک مل کے حکیم کی شکایت کی بادشاہ نے کہا اس کا تو بند بند عدل سے پر ہے ایک شخص اس سے بولا جبکہ ایسا ہے تو اس کا بر عضو ایک ایک ملک میں بھیج دیجئے تاکہ سب جگہ عدل پھیل جاوے۔ ۹۱۔ بملول بغدادی سے جبکہ وہ بصرہ میں تھا لوگوں نے کہا کہ شہر کے یو تو فون کا شمار کر کہا وہ شمار نہیں ہو سکتے البتہ اگر فرمائیے عقل مندوں کو شمار کر لیں کہ دو چار سے زیادہ ہونگے۔ ۹۲۔ ایک زرافہ کو توالی میں گیا شہر کو توال سے بولا کہ ابے او انگلیٹھی کے کوٹے ذرا فقروں کی طرف بھی متوجہ ہو کو توال کچھ برہم ہوا آزاد بولا دیکھ بہت مت چٹخ تب کچھ وہ نادم ہوا اور فقیر کو ایک روپیہ دیا اس نے روپیہ لیکر دعادی ہمیشہ لال انگارہ بنا رہا ہر صورت سے کوٹلا ٹھہرایا۔ ۹۳۔ ایک شاعر نے کسی امیر کی مدح میں قصیدہ لکھا امیر نے کچھ نہ دیا دوسرے روز جو لایا کچھ نہ کہا تیسری روز شاعر کو کدو پانچ جا میٹھا امیر نے پوچھا اب کیا عرض ہے کہا تو میرے اور میں مریض ہیں۔ ۹۴۔ کوئی شخص ایک فقیر کی چادر اُتار کر بے بھاکا فقیر کو نشان میں جا بیٹھا لوگوں نے بڑا جادو شخص باغ کی طرف بھاگا ہے تو یہاں کیوں بیٹھا ہے کہا ایک نہ ایک دن یہاں ضرور آوے گا۔ ۹۵۔ ایک امیر نے نوکر سے پوچھا کہ تیری شادی کبھی کی کہا دس برس ہو پوچھا کتنے لڑکے ہیں کہا ایک امیر بولا میری شادی کو سات برس ہوئے اور سات لڑکے موجود ہیں نوکر بولا کہ حضور آپ کے سیکڑوں نوکر ہیں میں بیچارہ اکیلا ہوں۔ ۹۶۔ ایک شخص ہرا بیگن بے بازار سے آتا تھا کسی نے راہ میں پوچھا لڑکے بالے اچھی طرح بین بھرا کچھ پوچھتا ہے انکو کیا کروگے جواب دیا آج ہی سب کا بھڑکا کر دنگا۔ ۹۷۔ ایک شخص کی عورت اور لڑکی اور لونڈی تینوں بہرے تھے ایک دنگر میں اگر عورت سے کہا بھوک لگی ہے کچھ کھانا موجود ہو تو نا عورت دھولی آپ کی بڑی مہربانی ہے میں تو سوتی ہی یا بجامہ چاہتی تھی اگر آپ غلام کا

اوسنے کہا اوسوقت حضرت عیسیٰؑ پیدا بھی ہوئے تھے کما مونی کلیم اللہ لکھا ہوگا اوسنے کہتا ہے
 موسیٰ کا وجود بھی نہ تھا۔ بادشاہ بھی گیا۔ ۸۱۔ ایک امیر نے اپنے منشی کے قلمدان میں گھونگرو
 پڑا دیکھا ازراہ مزاح کہا کہ یہ گھونگرو شاید تمہاری زوجہ نے ڈال دیا ہے کہ تمہارے آنکلی
 خبر پیشتر اونکو پہنچ جاوے اور دبا چھپا کام جو کرتے ہوں اوس سے خارج ہو کر پارے ما
 بن بیٹھیں منشی بولا حضورِ غریب لوگوں کو نقارہ ڈھول تاشہ کمان نصیب ہوتے ہیں۔
 ۸۲۔ ایک بادشاہ کی آنکھ درد کرتی تھی طبیب نے ماوون میں محمدی لگا دی خواجہ سر نے
 جو حاضر تھا اعتراض کیا کہ درد چشم کو ملوون سے کیا نسبت؟ طبیب نے کہا وہی جو تیرے حضورِ برہ کو
 تیرے زخمندان کے ساتھ کیونکہ اوسکے کاٹنے سے بال نہیں اڑے۔ ۸۳۔ ایک شخص نہایت کریم نظر تھا
 اوسکے پاس ایک عورت آئی اور کہا امیر ایک کام ہے تمہاری دور میرے ساتھ چل وہ ہمراہ ہو گیا
 ایک معصوم کی دکان پر اوسکو پہنچا کر عورت کسی طرف چلی گئی اور معصوم نے لگا اوس شخص نے معصومے
 سبب پوچھا کہ عورت شیطان کی تصویر مجھ پر کھینچا جا رہی تھی میں نے کہا کہ جسکو میں نے کوہِ خند دیکھا
 اوسکا تصویر کس طرح کھینچا ہوا ہے اوسنے وعدہ کیا تھا کہ کسی روز میں تجھے دکھاؤں گا۔
 ۸۴۔ کچھ لوگ مع اطفال مکتب کے منہ کی دعا مانگتے تھے کسی نے کہا کہ
 کہان ایسے جاتے ہو کہ انہیں یون کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے کہا اگر لوگوں کی دعا قبول
 تو ایک معلم بھی زندہ نہ رہتا۔ ۸۵۔ ایک شخص احوال ایک حکیم کے پاس گیا جو ایسا
 احمق تھا کہ ایک کو چار دیکھتا تھا اور کہا میں بیمار ہوں ایک کو دو دیکھتا ہوں حکیم نے سر اٹھایا
 اور کہا کیا آپ چاروں؟ ایسوں کو یہی عارضہ ہو۔ ۸۶۔ ایک ن عربی شاعر شیخ ابو الفضل کے
 گھر گیا اور وہاں ایک ولایتی لڑکا دیکھا جو چھپا چھپا جزدے کا نام کیا ہے شیخ نے کہا عربی
 میں یہ عرف میں مشہور ہے کہ مبارک ہو ابو الفضل کے باپ کا نام مبارک تھا۔ ۸۷۔ ایک
 سلطان جہان اور میر علی شیر کچھ بحث کر رہے تھے آخر میں طرسانائی کہ سیاہ فام اور عصبیت تھ کر
 بڑھ گیا ایک بحث ہے دونوں نے ازراہ تسبیح کہ یہ بحث ہے حرام ہے یا کوٹا ایک ایک ہے
 کوٹا کو زیادہ سیاہ اور بڑا ہوتا ہے غنائے کما یہ مسئلہ تو میں نہیں جانتا مگر جانتا ہوں وہ
 کوہ کھاتے ہیں۔ ۸۸۔ ایک نظریات کے تین ماہ بعد لو کا پیدا ہوا اوسکا نام قاصد رکھا

انگوٹھی نہ دی تھی۔ ۱۰۳۔ ایک بخیل نے آپ کھانا کھا کر لوگ کو کچھ نہ دیا اور کہا کہ رکابی
دھو کر رکھ دے وہ بولا امین کیا گویا بھرا ہے جو دھو ڈالوں۔ ۱۰۴۔ ایک بخیل سے ایک
فقیر نے کچھ مانگا بخیل بوللا میری ایک بات تو منظور کر تو جو تو کہے میں مان لوں گا فقیر نے
پوچھا وہ کیا کہا مجھے کچھ مت مانگ۔ ۱۰۵۔ ایک بادشاہ شکاک کے پیچھے کسی جنگل میں
نکل گیا وہاں ایک شخص سے ملاقی ہوا اور اس سے پوچھا یہاں بادشاہ کیسا ہو میری کہا
جدا ظالم ہے اور خلق اس سے تنگ ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ تو مجھے سچا بتا ہے یا نہیں
میں یہاں بادشاہ ہوں وہ شخص دل میں تو ڈر گیا مگر فوراً بادشاہ سے پوچھنے لگا کہ آپ
مجھے سچا بتاتے ہیں یا نہیں میں ایک سو اگر زندہ ہوں لیکن ہر جینے میں تین روز دیوانہ
ہو جاتا ہوں اور مجھ کو نانہ و اشیات باتیں بکتا ہوں آج اسکا پہلا روز ہے۔ ۱۰۶۔
ایک شاعر کسی امیر کے پاس قصیدہ مدحیہ لیکھا امیر نے کہا کل ادبیت کچھ انعام دوں گا
بہنے دوسری روز حاضر ہوا امیر نے پوچھا کیوں آئے ہو کہا حضور نے آج کا وعدہ فرمایا تھا
کہا کہ خوب تو نے باتوں سے مجھ کو خوش کیا میں نے بھی باتوں سے خوش کر دیا دینے کی کیا بات ہو
۱۰۷۔ ایک شاعر ایک امیر کے قریب ایک ہاتھ کے فرق سے مسند پر جا بیٹھا امیر نے خنا ہو کر
کہا کہ ابے تجھ میں اور گدھے میں کیا فرق ہے جواب دیا ایک ہاتھ کا۔ ۱۰۸۔ کسی شخص نے
طوطی کو فارسی زبان سکھائی وہ ہر بات کے جواب میں کتنی تھی درین چہ شکہ اسکو
فروخت کرنے بازار میں لیکھا سو روپیہ قیمت ظاہر کی ایک دیدار نے طوطی سے پوچھا لائق
صدر روپیہ ہستی جواب دیا درین چہ شکہ بہت خوش ہوا اور خرید کر گھر لیکھا طوطی ہر بار
ایک ہی جواب درین چہ شکہ بتی تھی وہ کہنے لگا میں نے بڑی بیوقوفی کی جو تجھ کو خریدا
طوطی بولی درین چہ شکہ۔ ۱۰۹۔ کسی شخص نے ایک فقیر سے تین سوال کیے اول کہ لوگ
کہتے ہیں خدا کا کیا ثبوت ہے جبکہ وہ دکھائی نہیں دیتا دوم جبکہ ہر کام خدا کرتا ہے
پھر انسان کو کیوں سزا ہونا چاہیے سوم کہتے ہیں کہ اللہ شیطان کو دوزخ میں ڈالے گا
آفتی پیدا کرے گا تو اگر کوئی ہے فقیر نے ادھار کر اسے ایک ٹھیلہ مارا وہ قاضی کے
ہاں نالشی ہوا قاضی نے فقیر کو ہلکے سبب پوچھا اور سنا کہا اسکے تینوں سوالوں کا جواب

پوچھا یہ کیا کہا جب اتنی مرغیان اندھے دینے والی ہوں ایک مرغ بھی ضرور چاہیو۔ ۱۱۳۔
 ایک بادشاہ نے خواب دیکھا کہ اس کے سب دانت گر گئے ہیں صبح کو ایک معرب سے پوچھی
 اس نے کہا آپ کے دھڑکے بالے اور ازواج سب آپ کے سامنے مر گئے بادشاہ
 ناخوش ہوا اور قید کر دیا پھر دوسرے شخص سے پوچھی ادسنے کہا کہ آپ کی عمر سب
 اولاد و ازواج سے زیادہ ہوگی بادشاہ خوش ہوا اور انعام دیا اور کہا کہ مطلب دونوں کا
 ایک ہے مگر تہذیب میں فرق ہے۔ ۱۱۵۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے جو عمر میں
 زیادہ تھا سوال کیا کہ ہم میں اور تم میں کون بڑا ہو وزیر نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ نے
 حضور کی خدمت گزاروں کے واسطے غلام کو پانچ برس پیشتر سے عرصہ ہستی میں بھیج دیا تھا
 ۱۱۶۔ ایک جھوٹے سے پوچھا کہ کبھی تو سچ بھی بولا ہے کہا اگر میں کہوں کہ ہاں تو وہ بھی
 ایک جھوٹ ہے۔ ۱۱۷۔ ایک غلام اپنے آقا کا پانی بھر رہا تھا کسی نے اس سے پوچھا
 کیا حال ہے کہا آفت ہے رات دن پانی بھرتا رہتا ہوں اس کنوین سے کہ کبھی خشک
 نہیں ہوتا چند پیاسوں کے لیے جو کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ۱۱۸۔ محمد شاہ کے سرداروں میں
 محمد خان نامی ایک نظریف تھا نادر شاہ نے اس سے پوچھا کہ ولایت کے مرد اور
 ہندو عورت کو اگر نکاح ہوا تو کیا نتیجہ کیا ہو جواب دیا نادر بچہ پیدا ہو۔ ۱۱۹۔ محمد شاہ
 بادشاہ ہند اور نادر شاہ فاتح ہند ایک جاسٹھے تھے شاہ ہند نے پھولان طلب کیا
 خدمتگار حقہ بھر کر متفرک ہوا کہ کس کے سامنے رکھے جس کے سامنے نہ رکھو نگاہی ناخوش ہو گا
 بالآخر اس نے شاہ ہند کے سامنے پھولان رکھ کر عرض کیا کہ بادشاہوں کی خاطر تواضع
 بادشاہوں کو ہی زیبائے میں خدمتگار ہوں۔ ۱۲۰۔ کسی شخص کو سولی دی جاتی تھی
 اور وہ کانپ رہا تھا کوئی صاحب دولے یہ کیا نامردی ہے جو ایسا ڈرتا ہو وہ بولا اگر
 آپ بڑے مرد ہیں تو آئیے اور میری جگہ بیٹھ جائیے۔ ۱۲۱۔ ایک شخص بھوکا چلا جاتا تھا
 ایک اعرابی کو دیکھا کہ دوٹی کھا رہا ہے سلام علیک کر کے کہا کہ تمہاری گھر کی
 طرف سے آتا ہوں اعرابی نے پوچھا کہ میری عورت اور لڑکے اور اونٹ سب
 خیریت سے ہیں کہا ہاں اعرابی مطمئن ہوا اس کی جانب ملتفت ہو کر کھانا خور دیا

ڈھیل تھا آول کایہ کہ در دکا کیا ثبوت ہے جبکہ وہ دکھائی نہیں دیتا دوسرے کایہ کہ جب
 ہر کام خدا ہی کرتا ہے پھر میری نسبت درخواست سزا کیوں کرتا ہے دوسرے کایہ کہ یہ خاکی
 نژاد ہے خاک سے خاک کو بیج کیوں ہو بچا۔ ۱۱۰۔ ایک شخص نے کسی حمان کی دعوت کی
 اور آپ مع منکوحہ اور دو فرزند حمان کے ساتھ کھانیکو بیٹھا اور سات بیٹھے مرغ بریان
 پیش کر کے حمان سے کہا کہ آپ انکو براہ انصاف تقسیم کر دیجیے حمان نے صاحب خانہ کو
 ایک در دو لون فرزندوں کو ایک ایک بیٹھ دیا اور ایک پ لیا اور زوجہ صاحب خانہ کو
 تین دیے صاحب خانہ نے کہا کہ اس طرح کی تقسیم بے معنی ہے حمان بولا نہیں جناب شخص کے
 پاس تین تین بیٹھے ہو گئے دوسرے روز وہی اشخاص پھر کھانا کھانے بیٹھے اور چار مرغ
 بریان خوان میں رکھے گئے صاحب خانہ بولا آج بھی آپ ہی تقسیم کیجیے حمان نے
 ایک مرغ صاحب خانہ اور او سکی زوجہ کو بالاشترک یا ایک لونوں کو دو آپ لے
 میزبان نے کہا یہ تقسیم کس حساب سے ہوئی دو بولا جناب وہی تین کا حساب پ اور
 زوجہ اور ایک مرغ لکڑا تین ہو گئے علیٰ ہذا القیاس سب میں ہی حساب کیجیے۔ ۱۱۱۔
 ایک عورت بد صورت بیمار ہوئی خاوند سے بولی اگر میں مر جاؤں گی تو تو میری بیوی کیسے
 بیچے گا وہ بولا مجھے یہ فکر ہے کہ اگر تو مر گئی تو میں کیونکر جیونگا۔ ۱۱۲۔ ایک فقیر ایک بخیل کے
 پاس گیا اور کہا کہ ہمارا کھانا باب ایک ہے میرے آدم اور مان بھی ایک ہے میرے خواب ہم اور تم
 بھائی بھائی ہیں تو میرے میں جا رہا ہوں کہ برابر تقسیم کر لین بخیل نے ایک پیڑاؤسکو دیا
 فقیر نے کہا یہ تقسیم برابر کب ہے بخیل بولا چپ رہ اگر اور بھائی خبر باوینگو تو تمکو اسقدر بھی
 نہ ملیگا۔ ۱۱۳۔ امیر خسرو نام ایک نظریں کا تھا اور ظرافت میں بخیل بادشاہ میں غالب ہوتا تھا
 ایک دن بادشاہ نے مرغ کے انڈے منگا کر ایک ایک اپنے معاجون کو بانٹ دیے اور
 کہا انکو چھپا لو جب خسرو آیا بادشاہ نے کہا کہ مجھکو خواب ہوا ہے ہر شخص اس عوض میں
 جو مکان میں ہے غوطہ لگاؤ اور باہر نکلو ہر ایک کو ایک ایک انڈا غیب سے مل جائیگا سوائے
 او سکے کہ دو غلہ ہو ہر ایک نے ایسا کیا اور انڈا لاکر بادشاہ کے سامنے رکھا جب خسرو
 اندر گیا غوطہ کے بعد او سکے ہاتھ میں کچھ نہ تھا ناچار مرغ کی طرح بانگ دینو لگا بادشاہ نے

کھنے لگا بہرہ برکون گدھا ہے ظریف بولاسر تو منڈوا لیجیے گدھا بھی آجا لیگا۔ ۱۴۷۔
 کسی امیر نے ملازم سے خفا ہو کر کہا کہ جو کچھ تو نے ہمارا کھانا کھایا ہو وہ میں نے اپنے کسے جواب دیا
 کہ آپ میری وہ عمر واپس کیجیے جو آپ کی خدمت میں صرف ہو گئی۔ ۱۴۸۔ ایک صاحب کی
 عادت تھی جو کوئی اُنکے پاس آتا تو یوں فرماتے: کیا برادر اور آؤرے بھائی دیکھتے
 کوئی کسی اُنکے پاس آئی ایک اُنکے ہمنشین نے کہا کہ اب تو دوسرا مصرع پڑھیے
 رخ ہنشین مار بیٹھ رہی مائی۔ ۱۴۹۔ ایک فقیر نے کسی کے دروازہ پر سوال کیا جو آیا
 کہ اس وقت کچھ موجود نہیں ہے فقیر نے روٹی پکانیکی آواز سن کر کہا کہ یہ جوتیان کسے
 سر پر پڑ رہی ہیں باندی بولی ایک فقیر پکارا گیا ہے فقیر بولابی بی سے یا باندی سے
 ۱۵۰۔ ایک فقیر نے کسی سے سوال کیا جواب دیا کہ اس وقت آدمی موجود نہیں ہے فقیر بولا
 تھوڑی دیر کو آپ ہی آدمی بنجائیے۔ ۱۵۱۔ کسی جگہ کوئی شخص روٹی پکار رہا تھا
 کسی فقیر نے کہا کیا جوتیان سی مار رہا ہے جواب دیا حضرت دو آپ بھی کھاتے جاتے
 ۱۵۲۔ کسی دیکھنے والے نے طرف ثانی کے گواہ سے کہا تمھارے چہرہ سے صاف بد معاش کی
 صورت نظر آتی ہے گواہ بولا آج معلوم ہوا کہ میرا چہرہ آئینہ ہے۔ ۱۵۳۔ کسی شخص نے ایک دوست کے
 بچہ کو ازراہ ظرافت کہا کہ اس میں زیادہ نشان میرے پائے جاتے ہیں وہ بولا کیا تجب بچہ کا
 چہرہ زیادہ مان سے ملتا ہے۔ ۱۵۴۔ ایک رنڈی جو آہستہ آہستہ ناجیتی تھی اوس سے
 کسی نے کہا کہ کچھ بانٹوں بھاری معلوم ہوتے ہیں رنڈی بولی ہاں شیا ہوگا۔ ۱۵۵۔
 کوئی رنڈی چلی جاتی تھی اور اوسکے پیچھے کئی گدھے چلے جاتے تھے کسی نے اوس سے کہا
 گدھوں کی امان سلام جواب دیا جیسے رہو بیٹے۔ ۱۵۶۔ کسی رنڈی سے نام پوچھا
 اوسنے کہا مصری کہا مصری نہیں بلکہ آپ تو بالکل شیرہ ہیں جواب دیا آجیو نزدیک
 ہمشیرہ ہی سی۔ ۱۵۷۔ کوئی رنڈی بالکی میں سوار ہوئی اور جوتیان پائس کھیلین
 کسی امیر نے دیکھ کر کہا کیا آپ کا جوڑا ساتھ ہی رہتا ہو رنڈی بولی ہاں مگر حضور کا
 جوڑا خدا کا رکھی بغل میں رہتا ہے۔ ۱۵۸۔ کسی رنڈی کے اندر بندگان کبھی لٹکتی تھی کوئی
 غریب بولے کہ اس مکان کا کرایہ کیا لوگی جسکی یہ کبھی جو رنڈی بولی تو حینہ پورا ہاتھ

مرد کم و بیش میں یا برابر یہ بل نے عرض کیا دونوں برابر تھے مگر ان لوگوں نے (ایک) کی طرف اشارہ کر کے حساب بگاڑ رکھا ہے۔ ۱۳۶۔ ایک بڑھیا تین لاکھ رکھتی تھی اور سا لڑکا ناشی ہوا کہ ماں سے کچھ مجھ کو دلایا جائے بادشاہ نے حکم دیا کہ بڑھیا رکھے ایک لاکھ لڑکے کو دس ایک لاکھ ہمارے خزانہ میں داخل کر دے۔ بولی حضور میرا خاوند آپ کا کون لگتا تھا جو برابر کا حصہ آپ چاہتے ہیں ایک میرے کسی ملازم سے وعدہ انعام کا کیا تھا مگر جیسے سامنہ جاتا تھا منہ پھوڑا ایک روز امیر نے ایک اونٹ کو گردن ٹیڑھی کیے دیکھ کر سب بوجھا طارنا کسی سے وعدہ انعام کیا ہوگا۔ ۱۳۸۔ ایک روز شاہزادہ محمد اعظم نے حسن علی خفگی بن کہاں تھے کس سفر نے تربیت کیا ہے کہا ایسا نہ فرمائیے مجھے اعلیٰ تربیت کیا ہے۔ ۱۳۹۔ محمد شاہ نے امیر خان سے کہا سنا گیا ہے زار شاہ نے کابل چلایا ہے کہا اگر یہی حال ہے تو ایک دن گز بھی چلائیگا۔ ۱۴۰۔ کسی امیر نے نوکر کو سورا کا بچہ کما دیا وہ بولا حضور ماں باپ ہیں جو چاہیں سو کہیں۔ ۱۴۱۔ ایک عہدہ دار تھے اونکے گھر سے اونکے باپ تشریف لائے جو کم حیثیت تھے لوگی پوچھا کہ یہ آپ کے کون ہیں کہا میرے آشنا ہیں پھر کسی نے اونے کدیا کہ کیا آپ آشنا ہیں کہا انکا آشنا تو نہیں انکی ماں کا آشنا ہوں۔ ۱۴۲۔ ایک عورت سزا خانہ کر چکی تھی اتفاقاً وہ مرنے لگا تو عورت کہنے لگی کہ آپ جاتے ہیں مجھ کو کس دے کیے جاتے ہیں کہا آٹھویں خاوند کے۔ ۱۴۳۔ کسی کی شادی بد صورت عورت سے ہوئی عورت نے پوچھا کہ آپ کے رشتہ داروں میں سے کسے سامنے ہوں کس کو ٹھکانا کہا میرے سوا سب کو ٹھکانہ دکھلا۔ ۱۴۴۔ کسی بیگم نے خبر متگا رہے کہ بدن دہوانے کی ضرورت ہے نہیں کہتی ہیں خبر متگا رہا بولا حضور کوئی پوچھا ہے گیا ہوگا۔ ۱۴۵۔ ایک میر نے ایک حلاق نوکر رکھا جو مقفی گفتگو کرتا تھا ایک غلام کا اور حلاق وہ بولا کیون قرمساں امیر نے کہا کیا آپ ہیں کہا نہیں آپ کے باپ ہیں۔ ۱۴۶۔ ایک امیر حجامت بڑا تھا کسی ظریف نے آکر کہا آج تو نائی نے خوب مونڈا امیر ناراض ہو کر

اجلاس میں تھا جو بہت بڑے لیم و شیم تھے پیشی کے وقت جو گنوار نے دیکھا تو اس کو دل میں خیال گذر کہ بھلا اسے بھلا بہت بڑی توند ہے اور دل کی گزری بات اکثر زبان کو بھی نکل جاتی ہے لامحالہ یہی اتفاقاً اس کی زبان سے نکل گئے نواب نے بہت غصہ ہو کر نجم کو کستاخی اور سکو حوالات بھیج دیے یہ فوجی گنوار کے باپ کو پہونچی تو اس کو معافی قصور کی درخواست بحضور نواب صاحب گذرانی نواب صاحب نے اس سے کہا کہ تمہارے لڑکے نے سر اجلاس نہایت بے ادبی کی بات کہی وہ بولا بیشک اس کی بڑی بیوقوفی ہے بھلا مقدمہ کی غرض سے آیا تھا اس کی گفتگو کرتا ابھی تو نہ کیا کچھ چہرہ دانی تھی اور سکا ذکر کیا ضرور تھا نواب نے کہا وہ ایک نشہ دوشندہ اس کو کبھی معید کر دیا یہ خبر پہونچ رہی اور سکا دوسرا لڑکا یعنی اول نجم کا بھائی حاضر ہوا اور نواب صاحب سے دونوں معافی فرماتا کہ لا خواہتا گنوار نے کہا کہ دونوں سخت بے ادب ہیں وہ بولا کہ بھائی میرا بیشک بڑا بیوقوف ہے اور باپ میرا بوڑھا آدمی ہے اس کی بات کا آپ کچھ خیال نہ کریں یہ ہمارا باپ ویسا حضور کا یہ سکر نواب صاحب دیکھ کر اٹھ اٹھ کر اس کو بھی حلیانہ بھیج دیا نواب صاحب کا لڑکا کہتا تھا کہ ہمیں بھی تو اونکے گھر میں کوئی مرد نہ تھا جو سفارش کے لیے آتا ہو اس کو اول نجم کی ماں آئی اور اسے مناسب سمجھا کہ مستورات میں جا کر قصور معاف کرے نواب بیگم کی خدمت میں سارا حال سنایا اور تینوں کے قصور معاف کر دیوں گی درخواست کی بیگم نے کہا قصور واقعی تینوں کا بڑا ہے عورت بولی خاوند میرا بیشک حالے عقل ہے اور دونوں لڑکے اس خاوند کے لڑکے نہیں ہیں بلکہ لہٹھیں ہیں بیگم نے پوچھا لہٹھیں کیا اور کہا لہٹھیں اس کو کہتے ہیں کہ مثلاً تم اور تمہارے خاوند نواب ہیں اور اگر نواب مر جاویں اور تم کوئی دوسرا ختم کر لو تو یہ لڑکے جو تمہارے ساتھ جاویں لہٹھیں کہلاؤنگے ۴۹ ایسی ایرانی جو گفتگو میں متقی کا لفظ درمیان آگیا ایرانی نے اس کے معنی پوچھے بتلایا گیا یہ ہمہ گیر پارہ سا وغیرہ اس نے کہا ترجمہ سے میری سمجھ میں نہیں آیا تعریف بتلایے کہا گیا اگر کوئی شخص ایک خالی مکان میں ایک حسینہ عورت کے ساتھ ایک پلنگ پر شب باشن ہو اور صبح کو ناپاک نہ ہو ایسے شخص کو متقی کہتے ہیں ایرانی بولا خیمہ خیمہ در ملک آئے تخت میگویند

فقر زادہ بولا تیرا باب بھاری پتھروں کے نیچے سے جب تک شکل جنبش کر پائیگا تب تک میرا باب جھٹ پٹ اٹھکر داخلِ شست ہی ہو جائیگا۔ ۱۷۲۔ ایک طالب علم جو تازہ تحصیل علم کر کے آئے تھے علمِ طبیعی میں کسی نے امتحان لیا اور سوال کیا کہ گرمی کا خواص کیا ہے اور سردی کا کیا جواب دیا کہ گرمی شے کے اجزا کو پھیلا کر بہت جگہ میں کر دیتی ہے اور سردی سمیٹ کر چھوٹا کر دیتی ہے جو محقق نے بوجھا کوئی مثال اسکی بتلایو کہا اسکی مثال دن ہی کی گرمی کو موسمِ سین بڑھ جاتا ہے اور جاڑ میں سین سکوڑ کر مختصر ہوتا ہے۔ ۱۷۳۔ کسی نائی کا ایک لنگہ ٹون میں اتفاق ہوا بطور طعام تلاش ایک صاحب کے یہاں پہونچا اور اونکے کسی رشتہ دار کا پستہ دریافت کر کے آگیا اور کافراں سے مدد مانگ کر ایک غلام لے کر آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک مالک خانہ اور سکو لیکر کہنے لگے کہ وہ لنگہ فریج میں لکھا لفظ ساز ہے۔ وہ نے لائی بولا حضور بیشک کچھ ایسا ہی کام اور سوت تھا بلکہ شاید عظیم الفرستی کے عجیب لفظوں میں بھی کچھ لکھا ہو تو عجیب نہیں۔ ۱۷۴۔ ایک وزیرِ ملاحی شہر سے آئے اور ایک بزرگ سے تمام بار بار پڑھتے جاتے تھے۔ ۱۷۵۔ ہر کہ پیدا شدہ دوزخ و دردِ مرنے والی کسی غریب نے کہا مولانا اگر یہاں سے اٹھ کر فرماؤں گا۔ ۱۷۶۔ کوئی صاحب اپنے دوست کے دھکے کو جو نہایت کم سن تھا کہ وہ میں سے گناہ کر رہا تھا فرما دے کہ فرمانے لگے صاحب یہ تو ایسے تماشے کرتا ہے گویا کہ بندہ کابچہ۔ ۱۷۷۔ ایک توف سوتے وقت ایک توہنی اپنے پانوں سے اسیلے باندھ لیتا تھا تاکہ وہ کسی سے بدلہ نہ جاسکے کسی شخص نے یہ دیکھ کر رات کو اٹھکر اسکی توہنی کو لے کر اپنے پانوں میں باندھ لی اور سو رہا صبح کو یہ توف جاگا اور بہت متحیر ہوا اور نے بوجھا کیا سیرت ہے کہا تعجب ہے نہ توہن اور میں تو ہو گیا۔ ۱۷۸۔ کسی شخص نے اپنے نوکر کو بھیجا کہ نذر تہ جی سے بوجھ آ کہ آج چند زمان کس پاس کھٹے وہ دریافت کر کے آیا اور کہا جی کا آقا نے کہا کہ ابے کیا بکستا ہے اور کچھ سوچنے سے خیال میں آیا کہ ابے کیساں بتلایا ہو گا کہ حضور وہی کیساں وہی بیٹی بھر کسی دوزخ دریافت کر دیکھو بھی تو اگر کہنے لگے کہ کھوٹا بتلایا ہے آقا نے سوچ کر کہا کہ ابے میکہ بتلایا ہو گا کہنے لگا خداوند کھوٹا کو چاہو میکہ ایک ہی بات ہے۔ ۱۷۹۔ کسی گنوار کا مقدمہ فوجی آپ کے

بھانڈوں کو متواتر ارہر کی دال کھانیکو ملی جس سے وہ تنگ گئے تھے ایک دزدانوں نے
دربار میں نقل کی کہ ایک مجرم بنایا اور مقدمہ اسکا ایک حاکم کے روبرو پیش کر لیا بعد متوجہ
جیم اس کے واسطے غلامت سخت سزا کی تجویز کا مصدا جان سے حکم ہوا لہٰذا گونے قتل بھانسی
سولی دائم الحبسی وغیرہ تجویز کیں ایک صاحب نے کہا یہ سب سزائیں کلم اور آسان ہیں میری
راوی میں اسکو فلان صاحب کے یہاں بھیج دیجیے جو ارہر کی دال کھاتے اٹھاتے بری طرح
جان نکل جائے۔ ۱۸۵۔ ایک شخص نے حجام سے حجامت بنوائی اور کہا کہ کچھ جھکڑا یاد آجائے
بعد حجامت ہر چند اسکو پیسے روپیہ وغیرہ دیے نہ لیے اور کہا کہ اپنے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا
وہی نوٹکا اس شخص نے مجبور ہو کر نالی سے کہا کہ ذرا اندر دال ان کو دے دے پھر اٹھا اور ٹھالا
جبل دھن لایا اور چھاد دے میں کچھ پڑا تو نہیں ہے اسنے کہا کچھ کالا سا چڑیہ کو لڑکا رہا تھا اسنے کہا
اسی کچھ آپ لیجائیے۔ ۱۸۶۔ اکبر بادشاہ نے بیربل سے پوچھا کہ دنیا میں اندھ بہت ہیں یا
بہنا جو انے یا اندھے بادشاہ نے ثبوت مانگا کہا کل دو ٹکا اور جا کر بازار میں کفّس ڈونگی نیکو کھلتا تھا
پوچھتا تھا کہ بیربل یہ کیا کر رہا ہوں سب کو جمع کر کے حاضر دربار کیا کہ خداوند انہیں دیکھ لیں بھی
بہنا نہیں ہے۔ ۱۸۷۔ ایک فغان سے کسی نے کہا آغا جامہ شامیسا پر یک شہہ اسنے خود دیا
اسنے پیر۔ ۱۸۸۔ ہنوز چہل سال گذشتہ اسنے کہ پوچھتا ہوں۔ ۱۸۹۔ کسی شخص کے گھر میں
شیرازی نے رہ رہی تھی ایک نالی اتفاق سے آیا کچھ جی لپٹایا مٹھائی کی بہت تعریف کر
کر لگا کر میں نے عمر بھر میں تین ہی جگہ مٹھائی اچھی کھائی ہے ایک فلان صاحب کی شادی میں
دوسرے فلان صاحب کے یہاں بہ تقریب لڑکا پیدا ہونے کے تیسرے آج آپکے یہاں
۱۸۹۔ ایک میانخی تعلیم اطفال کے لیے گائون میں مقرر کیے گئے گائون والوں نے
نام پوچھا کہا شیخ جھاو ایک گنہار بولا میانخی بہت اچھے میانخی کے میانخی اور ایندھن کا
ایندھن۔ ۱۹۰۔ ایک مریض کو حکیم نے نسخہ لکھ دیا اور کہا اسکو بہنا آرام ہو جاوے گا حضرت نے
گھر جا کر نسخہ پانی میں گھولا اور پی گئے دوسرے روز پھر حکیم پاس گئے حکیم نے نسخہ مانگا کہا
وہ تو کل ہی پی ڈالا۔ ۱۹۱۔ ایک صاحب اپنے بچے کو نصیحت کر رہے تھے کہ آجیٹا اچھا کام
کل پر چھوڑنا نہ چاہیے لڑکا بول لگا اچھا بابا جان جو لڑکے کل کے کھانیکو کے چھوڑ دیں لائیو

۱۸۰۔ دوچار ششخون کا جو خواندہ تھے کسی ایسے جزیرہ میں گذر ہو گیا جان لکھنے پڑھے کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا اور ان کے اس عمل کو کہ ایک کے رقبہ کو دیکھ کر دوسرا دلی راز سے واقف ہو رہا تھا وہ ان کے ادگوں نے بڑی حیرت کی نظر سے دیکھا اور بالآخر رفعِ ہفتہ اور نیک بادشاہ کے پاس خبر پہنچی کہ اس قسم کے جادو گر آئے ہیں جو صرف ہاتھ سے لکیریں بنا کر بغیر بولے دل کا حال اور ہر ایک کا نام وغیرہ جان لیتے ہیں بادشاہ نے متعجب ہو کر اونکو بلایا اور اونے پوچھا کہ کیا تمام معاملات اور تمام اسما اسی طرح معلوم کر سکتے ہو ادھون نے کہا بیشک بادشاہ نے اپنا نام لکھوایا اور جب نہ سرنے پر تردد کیا تب بڑے تعجب سے اوزنِ حروف کو دیکھتا رہا اور پھر بولا کہ معلوم ہوا کہ یہ لکیریں گویا میں ہوں مگر یہ بتلائے اس میں میری ٹانگیں کونسی ہیں۔ ۱۸۱۔ ایک شخص طعام کے مستحق جیب میں لیموڑ لے لپٹے تھے اور جب کسی کو کھانا کھاتے دیکھتے پاس جا کر لیمو پیش کرتے کہ حاضر ہے اور دال میں پنچر کرادے ساتھ آپ بھی کھانیکو بیٹھ جائے ایک وزیر حسبِ عادت کسی صاحب کے دسترخوان پر جا بیٹھے ادھون نے گستاخی سمجھ کر ایک تھپڑ مارا کہ اٹھ جا فرمانے لگے واہ آپ بڑی محبت سے کھانا کھلاتے ہیں ہاے باباجان بھی اسی طرح مجھے مار مار کر کچلین میں کھلایا کرتے تھے۔ ۱۸۲۔ کسی نے اپنی بھینس اپنے ایک دوست کو جو گاٹوں میں رہتے تھے چرانے کے واسطے سپرد کی چند روز بعد ادھون نے اگر مالک سے کہہ دیا کہ وہ تو مر گئی اتفاق سے اونکا جاننا گاٹوں میں ہوا دوست سے کہا ہماری بھینس کا کچھ نشان تو دکھلائیے اونے گھوٹے پر ایک سر مرے گدے کا دکھا دیا وہ بوسے جناب اسکے سینک کہاں گئے وہ کہنے لگا حضرت اور بیماری ہی کیا تھی اول تو سینک ہی غائب ہو گئے تھے۔ ۱۸۳۔ ایک مرزا اور ایک چوہے سے دل لگی ہوئی تھی ایک زمر ناجی آئے اور کہا جو بے جی رات کو بچنے ایک خواب دیکھا کہ ہم تم سیر کرنے چلے جاتے ہیں اتنے میں دو حوض ملے ایک شہد سے لبالب تھا دوسرا گندگی سے آپ شہد کے حوض میں گر پڑے اور میں گندگی کے حوض میں تابسر غرق ہو گیا بمشکل تمام ہم تم ادھون سے نکلا اور بسبب محبت یا بھی کے میں ہاکیو چائنا ہوں اور آپ مجھ کو چاتے ہیں۔ ۱۸۴۔ کسی صاحب کے گھر سے

درود گویم بروے تو مرجھوٹ آپ بولتے ہیں کہ کیا خبر۔ میں آپ کے ٹوٹ کر
 بات کا اعتبار کر لیا آپ خود میرے کمنے کا اعتبار نہیں کرتے۔ ۲۰۵۔ کسی بڑے صاحب
 غشی نے چھوٹے صاحب کو خط لکھا اور صاحب کی لفظ میں بجا و جبری ح کے ہستی لکھی
 صاحب نے غشی سے غلطی اٹا کا اعتراض کیا کہا حضور میں نے خدا ایسا لکھا کہ ۵۶
 چھوٹے صاحب میں حضور کو بڑی ح سے لکھتا ہوں۔ ۲۰۶۔ ایک فقیر نے کسی سخی سے
 سوال کیا اس نے کچھ دیدیا فقیر نے کہا تو بڑا حریص اور لالچی نہ ایک تخیل سے سوال کیا اس نے
 کچھ نہ دیا کہا تو بڑا قانع ہے لوگوں نے پوچھا اسکے کیا معنی کہا بیشک سخی حریص ہے لکھیک حصہ
 دیکر دل میں حسد پیدا نہیں لیتا پھر اور شرعہ طاقت میں جمع کرتا ہے اور تخیل فی الواقع بڑا قانع ہے کہ کچھ
 پاس ہے اوسے برفاوت کرتا ہے زیادہ کی خواہش نہیں جو وقت مساکین کرے ۲۰۷۔ کسی امیر نے
 ایک جمع چند کا ہون کا دیکھا کہا اؤ اپنی اپنی کا بل کا ذکر نہاد جو سب زیادہ کا بل ہو گا اوسکو
 ایک پیسہ دوں گا سب آئے اور اپنا اپنا کمال بیان کرنے لگے مگر ایک شخص نے آیا امیر نے اوسے کو
 روپیہ دیا۔ ۲۰۸۔ ایک شخص نے اپنی عمر سو برس کی بتلائی دوسرے نے مبالغہ کر کے دنیا کے
 برابر عمر بتائی اس نے پوچھا کیا آپ آدم و حوا کے زمانہ کے ہیں کہ میں اسے ہمراہ بہشت میں
 موجود رکھتا ہوں بلا سنا جاتا تھا کہ آدم و حوا کے ساتھ بہشت میں تیسرا اور بھی تھا آج معلوم ہوا
 کہ وہ آپ ہی تھے۔ ۲۰۹۔ کسی بادشاہ نے کسی امیر کے وکیل سے جو دربار میں رہتا تھا ہنس کر کہا
 کہ بھنے سنا ہے رانی صاحبہ بہت حسین ہیں وکیل نے عرض کی فدوی کا یہی خیال تھا مگر جب سے
 حضور کی حکیم صاحبہ کو دیکھا ہے وہ خیال فدوی کا باطل ہو گیا۔ ۲۱۰۔ ایک نڈت جی ٹوٹا
 گھوٹ کے گھونڈ کر نہانے چلے گئے اور کہ گئے کہ تین سیر دودھ جب میں ٹوٹ کر آؤں گا لیجاؤں گا گھوٹوں نے
 دو سیر دودھ میں سیر بھر پانی ملا کر ہو سے کہ دیا کہ نڈت جی آؤ میں تو یہ دودھ دیدینا اؤ کو
 پانی کا حال کچھ معلوم نہ تھا اوس میں سیر بھر پانی ملا کر دیدیا نڈت جی نے گھر آکر نہ پانی دیکھ کر
 ارادہ واپسی کا کیا اور سیر بھر پانی ملا کر پھر نے کو گئے گھوٹ نے گھر میں ہو سے کہا کہ میں نے
 صرف سیر بھر پانی ملا دیا تھا ہو بولی میں نے بھی سیر بھر ہی ملا دیا تھا نڈت جی سنا کہ ہر سیر پونے
 میں نے بھی سیر بھر ہی پانی ملا دیا ہے۔ ۲۱۱۔ ایک شخص قاضی کے پاس گئے اور کہا

کھڑا ہو گیا تھا اتفاقاً ایک کٹھا جس کا گدھا گم ہو گیا تھا اور ایک نہ صانع اپنی عورت کے
 جو ابھی بیاہ کر لایا تھا اور ایک چرکٹا گٹھون کا بوجھ ہاتھی پر لٹا ہے جسے بلا اطلاع پھر گر آگئے
 اور اوس گنبد کے باقی تینوں کو لون میں وہ بیاہ گیا ہو گئے۔ اندھا مکان میں تھلہ دیکھ کر
 عورت سے مذاق کرنے لگا عورت آہستہ بولی شاید یہاں اور کوئی موجود ہو کچھ سوچتا ہے
 اندھا بولا مجھے اس وقت تینوں لوگ سوچتے ہیں یہ منکر کٹھا کرنے کہا بھائی دیکھنا میرا گدھا بھی
 یہیں ہے یہ منکر عورت بولا کہ اسے نکال نکال چرکٹا بولا خبردار نکالا تو جلیجی نہ جائیگا سرکاری
 گنے ہیں یہ تمنا شاید یہاں تک ٹھکرو منی آئی تھی۔ ۲۰۱۔ ایک بیوقوف سسرال کو چلا
 جو نزدیک تھی سوچا کہ زارہ یہاں کیا ضرورت صرف ایک کھٹیا میں شہر راہ میں چائو
 کے لیے کیا جب دن گلیوں سے چائے کے لائق نہ رہا اوس میں ہاتھ ڈالا جو پھنس ہا بجو اما تھ کو
 مع کھٹیا رو مال میں چھپا سسرال ہو بچے وہاں ہر چند کھانا کھانیکے لیے اہر کیا کیا انکار کیا
 رات کو خلوت میں اونچی عورت نے وجہ پوچھی تو رومال سے کھولک ہاتھ دکھایا اور تیر تیر لائی
 کہ صحن میں جاؤ اور جب بجلی چمکا در روشنی ہو تب ایک مچ پر جو صحن میں کھائی دیگی مار کر
 توڑ دینا اتفاقاً بجلی کی روشنی میں بجادی مچ کے اپنے خسر کے سر پر جو پیشاب کرنے بیٹھے تھے
 مار کر کھٹیا توڑ دی۔ ۲۰۲۔ ایک گھر میں صرف لڑکا اور اوسکی ماں اور بہن تھی ایک روز
 لڑکا ماں سے بولا کہ گھر میں ہم تین آدمی ہیں ماں بولی تیری شادی ہوگی تجار ہو جاوینگے
 لڑکا بولا تب تک بہن کی شادی ہو جاوے گی اور پھر تین ہی رہ جاوینگے ماں بولی کہ تیرے
 لڑکا پیدا ہو گا تب چار ہو جاوینگے لڑکا بولا تب تک تم نہ مر جاؤ گی بہر حال وہی تین کا
 حساب باقی رہ جائیگا۔ ۲۰۳۔ کسی لڑکے کی جو تیان کو گئی تھیں وہ کتاب تخت میں
 دیکھنے لگا باپ نے پوچھا اسیمن کیا دیکھتا ہے کہا آپکو جس چیز کی تلاش ہوتی ہے اسیمن بھائی ہے
 میری جو تیان لکھا نہ ملے گی۔ ۲۰۴۔ ایک شخص کسی دوست کے مکان پر ملاقات کو گئے
 اوسنے نوکر سے کہا بھیجا گھر میں نہیں ہیں اور انکو کسی طرح دریافت ہو گیا کہ موجود ہیں
 چند روز بعد اوس دوست کو انسی ملنے کی ضرورت ہوئی مکان پر اگر اطلاع کرائی اوسوں نے
 کھڑکی سے سر نکال کر کہا کہ میں گھر میں نہیں ہوں دوست نے کہا سبحان اللہ

کہ ابھی ایک شخص نے دعویٰ پھری کیا تھا اور کوہنے سولی دیدی تھی جسے جوابے یا لکپٹے
 خوب کیا فحشی تھا جسے اور کوہنے بھیجا تھا۔ ۲۱۹۔ کسی نے شیطان کو جواب میں بھیجا وہ کسی
 دائرہ میں پکڑ کر تھمارا آنکھ جو کھلی تو بانی دائرہ میں ہاتھ میں ہے اور طمانینہ ہے لالہ ۲۲۰۔
 کسی نے کوہنے کہا کہ چار پائی بچھائے فقط تکیہ رکھ دے اسے چار پائی بچھا کر تکیہ رکھ دیا
 اور تلاش میں مصروف تھا آتے پوچھا کیا تلاش کرتا ہو کہا جناب کی اور تمیں کو کوئی گرفت ہے کہ
 تمام گھر میں ڈھونڈھا کہیں نہیں ملتا۔ ۲۲۱۔ کسی ہائیر نے ایک میرانی کی دائرہ میں ہاتھ
 ڈال کر کہا کہ اس وقت جاؤ تمھاری قسمت میں کچھ نہیں ہے دائرہ میں رہا تھو بھیر کوئی بال تک
 ہاتھ نہیں آیا میرانی بولا قصور معاف حضور کی دائرہ میں ہو اور بندہ کا ہاتھ بھیر کیون کہ قسمت
 میں کیوں کچھ نہیں ہے۔ ۲۲۲۔ ایک بڑے حاکم نے کسی مقدمہ کی پیشی کے وقت کسی سے
 باپ کا نام پوچھا وہ چپ ہو رہی پھر پوچھا کہ نام کیوں نہیں بتلاتی کہا میں ان کوٹ کے کا نام
 بتلاؤں حضور رانی ہی نام لکھ لیں۔ ۲۲۳۔ کسی عامل کا نام بدیع الزمان تھا کسی گوار نے
 نام پوچھا اور نام سن کر بولا اچی صاحب ب تو بہت اچھے آدمی ہیں آپ کا نام تو نیکی زمان
 ہونا چاہیے کسی لائق نے بدیع الزمان نام لکھا۔ ۲۲۴۔ شاہ اودہ کے دربار میں کسی کو
 جگہ داری ملی جب وہ دربار سے ہاتھی پر سوار ہو کر چلا تو دم کی جانب ٹھک کر کھڑا ہو گیا
 سبب پوچھا کہا دیکھتا ہوں کہ میرے پیچھے تھے دو سرا جگہ دار تو نہیں آتا۔ ۲۲۵۔
 ایک مقرر کے چوبے کہیں چوٹا کھا کر گھر آئے اور دروازہ پر عورت کو پکار کر لے جا رہی تھی
 بچھا کو عورت بولی کھانگی تعریف تو تب تھی جو وہیں سے جا رہی تھی پر سوار ہو کر آئی ۲۲۶۔
 ایک یو تو ف پیر نا سیکھنے کے لیے دریائیں کو دھا اور پہلے ہی غوطہ کھانے پر قسم کھائی کہ ہم
 اب جب تک پیر نہ سیکھ لیتے تب تک پانی نہ چھوٹینگے۔ ۲۲۷۔ ایک یو تو ف اس بات کے
 جاننے کے لیے کہ سونے میں اوسکا چہرہ کیسا معلوم ہوتا ہے ہمیشہ آئینہ منہ کے سامنے رکھ کر
 کرتا تھا۔ ۲۲۸۔ ایک محقق نے سنا کہ کوادو سو برس تک جیتا ہے اوسکی نائیں سکیٹے
 کوٹے کو پکڑ کر پنجرے میں بند کیا۔ ۲۲۹۔ ایک یو تو ف کو سفر کے وقت عورت کے بچھا لایا
 کہ سید سے راہ جانا میں راہ میں ایک کھجور کا درخت ملا آپ کو دسر چڑھ کر سامنے لایا

نکاح بڑھائی کیا لیجئے گا اور انھوں نے ہنسا دیا کہ میرے پاس ایک پیسہ ہے ایک پیسہ کا جتنا
 نکاح ہوتا ہے اور تباہی پھر دیکھے۔ ۲۱۴۔ کوئی مال صاحب نے رخت پر چڑھ گئے تھے اور پیسے
 بیچنے کو جو جگہ کی گھر آگئے اور نیت کی کہ اگر خیر و عافیت نیچے اور تباہ و نگاہ میں وہ یہ کام برسا
 چڑھا تو نکاح بے نفع دور اور تر آئے کہنے لگے اگر دس روپیہ کا نہیں تو پانچ روپیہ کا تو ضرور ہی
 چڑھاؤ نکاح چارم حصہ اور نہ کوں لگیا بولے ڈھائی روپیہ کے چڑھانے میں تو شک ہی
 نہیں علیٰ ہذا اقیاس گھٹے گھٹے جب بھیج سلامت زمین پر اور تپڑے فرمانے لگے اب تو
 بھائی نہ چڑھیں گے نہ چڑھاویں گے۔ ۲۱۳۔ آپ فقیر ایک میر کے پاس گیا اور کہا تمہارے
 باپ نے خواب میں مجھے کہا کہ میرے درخت کے پاس جادو کر کہو کہ ستودہ یہ نکو دیدی را میر بولا
 آج رات کو میں بھی پوچھ لوں دوسرے روز فقیر سے کہا کہ مجھے یہ ارشاد ہوا کہ فقیر کو چھ تار کر
 نکلو اور فقیر بولا کہ آپ تعمیل کیجیے مگر اچھا باب بڑا نوجو ہے مجھے کچھ کہا آپسے کچھ۔
 ۲۱۴۔ کوئی شخص ایک بخیل سے گھر حمان آیا کھانے کے وقت بخیل نے ایسے ذکر کیا جس سے
 وہ کم کھانے کہ فلان تاج ایک شخص ہمارے دربار میں آیا تھا ایسا پر خوار تھا کہ ایک بیٹی کو دیکھ
 کر تھا حمان بولا وہ محض بیوقوف تھا رشتہ داری میں کلفت کیا ایسا کرنا چاہیو کہ دوڑی کا
 ایک لقمہ جیسا ہم کرتے ہیں۔ ۲۱۵۔ ایک سیاد کے پاس ایک تو ایک تو کچھ تھا قیمت آٹو کی
 ایک پیسہ بچہ کی دو روپیہ بیان کی لوگوں نے سب پوچھا کہا وہ صرف آٹو ہوا اور یہ تو بھیجے
 آٹو کا پٹھا بھی ہے۔ ۲۱۶۔ بادشاہ نے ایک ضرور بچے کو چھامیری ہاتھ پر کیوں بال نہیں کہا
 خیرات کرتے کرتے گھس گئے پوچھا اور وٹے ہاتھ پر کیوں نہیں کہا خیرات لیتے لیتے بادشاہ نے
 کہا جو خیرات لیتے نہ دیتے ہیں اونٹے ہاتھ پر کیوں بال نہیں کہا افسوس کرتے کرتے کہا
 دنیا میں کچھ دیا نہ کچھ لیا۔ ۲۱۷۔ ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ بے فضاحت و بلاغت
 گھٹو کرنا چاہیے ایک درجہ کی چنگاری معلم کی پلوئی پر جا پڑی شاگرد نے اطلاع کی کہ
 جناب مولانا معتدانا قبلہ و کعبہ امضی دستار عظمت آثار پر ایک خلگنا ہنجا رہا
 شراب رات شکدہ جلم سے پرواز کر کے شعلہ افروز ہے۔ اس حصہ میں سب پلوئی جل گئی۔ ۲۱۸۔
 ایک شخص نے دعویٰ خدائی کا کیا اسکو گرفتار کر کے بادشاہ پاس لیکر بادشاہ نے کہا کیا تمہیں شا

تب میں بانگ دیکے مرغین صحر میں گھسنے نہ دیا۔ ۲۳۶۔ ایک مسخرہ بادشاہ کا ڈرا
 دیتا ہوں تاکہ وہ اٹھیں تاکہ کسی جرم پر بادشاہ نے سولی کا حکم دیا مسخرہ سفارش کی
 ہوئی آؤ آؤ تمھاری بات ہو بادشاہ نے دیکھتے ہی فرمایا آج میں نے سخت قسم کھائی ہے
 ہر کام تمام کیا۔ ۲۳۷۔ مطابق ہرگز عمل نہ کروں گا مسخرہ بولا بہت اچھا میں تو یہ
 کی تاک پر کھی بیٹھ گیا جواب میرے بھائی کو ضرور سولی دیدیں بادشاہ بہت ہنس اؤ
 اس زور سے کہ ایک مسافر سے میں بھٹیاری کے یہاں ٹھہرا اور آنا لا کر
 میں فرما بھٹیاری نے آگ گوندہ کر پیڑے بنائے شروع کیے اور مسافر کی
 قیامت کو جنتھ پکے تو کچھ مال دوستوں کے ہاتھ لگے اتنے میں مسافر
 ایک فیونی قی میں مشغول ہوا بھٹیاری نے بھٹ پانچو ان بڑا جو ادس کے
 حین حقہ بھیڑ ہوئے کٹوے میں ڈال دیا مسافر کی جو آنکھ اٹھی تو بھٹیاری نے
 ہمیں حقہ کا بھائی ہیں مسافر تھے حاضر جواب لگے کہ ہم پانچ بھائی تھے
 ہم دیا۔ ۲۳۸۔ ایک مختار صاحب ہر مقدمہ میں حاکم سے کما کرتے تھے
 ایک سہ ماہہ فرما دین معاملہ بہت صاف ایک عورت نے زنا بالجور کا دعویٰ کیا
 جب یہ مقدمہ پیش ہوا حسب معمول کہنے لگے کہ حضور وقوع ملاحظہ فرما دین
 کہ حاکم نے کہا مختار صاحب آپ نے ملاحظہ کیا ہے۔ ۲۳۹۔ ایک غلط
 ہو کو کوب کر رہا تھا ہمسایہ کے لوگ ورے آئے اور کہا ای نالائق کوئی اپنے
 اس طرح پیش آتا ہے اسنے کہا واہ جناب اگر قبلہ لڑھا ہو جاؤ کیا اسے
 کرے۔ ۲۴۰۔ ایک کالت کے امتحان کے امیدوار سے ایک شخص نے دریافت کیا
 کہ کل دن رات محنت کیا کرتے ہیں کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتے
 اور نے کہا کہ کیا کروں قانون یاد کرنے سے ملت نہیں مانتی کسی صیغہ میں
 جاتا تو اچھا تھا اس شخص نے کہا کہ آپ فکر کیجیے محکمہ یقین کامل ہو گا آپ
 غائب میں پاس ہو جائیں گے۔ ۲۴۱۔ کسی نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ آپ
 تھے ہیں کما دستور الصبیان فرمایا اسکے کیا معنی کما دستور یوں کہ کون کون کا دستور

شتر سوار آتا تھا اس سے کہا اوتا کے شتر سوار نے ہاتھ اٹھایا اجماع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر
ایسا کھینچا کہ وہ بھی درخت پر آگیا اور اونٹ نیچے سے نکل بھاگا۔ ۲۳۰۔ کیسلے گھر پر گیا
مالک نے آٹھ سے سمجھا اپنی خوب سے آہستہ کہدیا کہ تو مجھ جیسا کہ سب مقتدر مالدار اور مول
ہو نیکار دریافت کرنا اور باہر تمام پوچھنا چنانچہ اس کو ایسا ہی کیا اور سنو کہ تو کو دیا کہ میں نے
جو رسی سے دولت حاصل کی ہے پوری کو جانا تھا تو سات بار ایک فتر طرح کلمہ کی سے
نیچے اتر جاتا تھا اور خزانہ باندہ لانا تھا اور کہ کو لفظ آتا تھا وہ فتر طرح کلمہ شولہ چور نے
سنگر ایسا ہی عمل کیا اور صحن میں دم سے گر پڑا۔ ۲۳۱۔ ایک ایسا دھنکے تو ایک وقت
روئے لگا لوگوں کو گمان ہوا کہ یہ بہت عجیب ہے اور چھپا ہوا ہے اس لیے اس کو جو روئے لگا
دانت صاحب کی دانتھی بتو دیکھ کر مجھے ایسا زہر یاد آگیا اور کسی اور صحن بھی ایسی ہی دانتھی
۲۳۲۔ ایک ایسا صاحب کم علم کو سوار چننے لگوں کے اور کچھ نہ آتا تھا اول روز وہی بائیں
سار کو لگوں سے پوچھا کہ تجھے لوگوں نے کہا ان یہ سنگر دھنکے کر دیا کہ کلمہ کیسے پڑھ کر تو اس
سمجھنا کیا ضرور دوسرے روز بھی وہی چند بائیں سار کو سوال کیا لوگوں نے کہا نہیں سمجھے
اپنے یہ ٹکڑے عطا بند کر دیا کہ ایسا شخص ان کو دے گا جس سے نہیں سمجھے تھا نالیا فتر پر تو سوار بھی
یہی سوال کیا لوگوں نے بیشتر سے صلاح کرنی تھی کہ کوئی سمجھا یہ کوئی نہیں سمجھا اپنے
وعظا یہ کہہ کر دیا کہ جھوٹ نے کچھ وہ انکو سمجھا دیں جو نہیں سمجھیں کیافررت۔ ۲۳۳
ایک گنوار کے سر پر عذات میں قرآن رکھا گیا اور اظہار لیا گیا جو چاہا سو کہدیا کہ ان میں
جا کر لوگوں سے کہا کہ میں تو اول جی میں ڈرتا تھا کہ حلف اٹھانا پڑے گا خدا جانے
اٹھنے یا نہ اٹھنے مگر میں تو سو حلف اٹھا سکتا ہوں۔ ۲۳۴۔ ایک گنوار جو تاخیر نہ لیا
جو تا پسند کیا دکاندار نے قیمت بتائی کہ اٹھ آنے دیجیے جو تا دیتا ہوں کہ ان میں جناب کہ جو تا کھا تو
زیادہ نفع لینا مناسب نہیں۔ ۲۳۵۔ کسی نے نوکر رکھا اور اپنے وطن کو گھر کی
خبر و عاقبت دریافت کرنے بھی نوکر نے وہاں جا کر کہدیا کہ میان مر گئے اور بیانی کر
اد کے تمام خاندان کے مرجائے کی خبر سنا دی میان گھر اگر گھر کو روادہ ہے نوکر نے
پہلے سے گھر اکری بی وغیرہ سے کہدیا کہ میان بھوت ہو گئے ہیں تو انہیں نہ دینا چنانچہ

بین بانگ دیکے مرغیوں کے مُردہ دل کو زندہ کرتا ہوں اور لوگوں کو اس بانگ سے اعلان
 بنا ہوں تاکہ وہ اطمینان اور اپنے اپنے کام میں لگیں لوٹری اس بات کے سنتے ہی غما ہو کے
 بی آؤ آؤ تمھاری بات سُنکے میں چھوڑ نہیں سکتی ناشے کا وقت گزرتا جا رہا ہے کہہ دو اس سرے کو
 ہر کام تمام کیا۔ ۲۴۶۔ ایک فیوٹی جھام کسی صاحب کا خطا بنا رہا تھا بتاتے بتاتے جھام
 ناک پر کبھی بیٹھ گئی جس ہاتھ میں جھام کے اُسترا تھا اسی ہاتھ سے غصہ میں اگر مع اُستری کے
 میں زور سے چٹا پنچہ مارا کہ ناک کٹ گئی اور کبھی لگ گئی۔ ۲۴۷۔ ایک مولوی صاحب نے
 زمین فرمایا کہ جو شرع شریف کی پابندی کرے گا اور احکام خدا اور رسول بجالائے گا تو وہ
 قیامت کو جنت میں جا کر رہے گا اور نہایت نفیس لطیف چیزیں نعمتیں بہشت کی استعمال میں
 ایک فیوٹی ظریف الطبع بھی وہاں موجود تھے انھوں نے دریافت کیا کہ مولوی صاحب
 زمین حقہ بھی لجا لیا یا نہیں مولوی صاحب نہایت غضبناک ہوا اور فرمایا لا حول ولا قوۃ
 ہمیں حقہ کا کیا کام ہے تو وہ ظریف صاحب کیا جواب دیتے ہیں تو بس ہمارا جنت کو
 کہ بہم دو رخ میں جانا ہی قبول کرینگے وہاں ہر فرسے حقہ تو بیٹھیں میں آیا کر گیا جنت میں
 ایکس ہلاش کرینگے اور دو رخ میں آگ کی تو کمی نہیں۔ ۲۴۸۔ کسی شاعر کا ایک لڑکا
 جب باپ کا تخلص ناشاد تھا اور بیٹے کا ناشاد باپ نے لڑکے پر کسی قسم کی نالاش کی ستمن کے
 پس باپ اسکی تعمیل میں کیا لکھتے ہیں ۵ نافی سے ناشاد نے کی شادیہ نالاش
 زمین کرتے کبھی اولاد پہ نالاش ۲۴۹۔ ایک مندار کا لڑکا انگریزی پڑھتا تھا ایک روز
 اتفاق سے اس زمیندار کا کسی مقدمہ کے جیلہ سے صاحب کلکڑ کا سامنا ہوا تو صاحب نے اس سے
 انگریزی دریافت فرمایا کہ دل ستھارا لڑکا انگریزی پڑھ چکا یا بھی باقی جو زمیندار نے ہاتھ جوڑ کر
 میں کی کہ حضور خوب پڑھ گیا ہو صاحب نے پوچھا کہ تم نے کیونکر جانا جواب دیا کہ کھڑے ہو کر دستاؤ
 جو تاپا ہو چکے میں جانا ہو یہ سکر صاحب نے بہت ہنسوا۔ ۲۵۰۔ ایک صاحب پانی پھر پھر گھر کی سی
 ٹوٹی تو چاروں شانے چت منڈیر کے نیچے گہے حضرت کو کچھ نہ سوچھی فرمانے لگے ۵
 سست کی دیکھو خوبی کہاں ٹوٹی ہو مکندہ

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

۲۵۱۔ ایک غریب ملزم کا مقدمہ کسی مجسٹریٹ کی عدالت میں کہ درحقیقت وہ غریب ملزم

لڑکوں کا لوہا نہ لودے جو بڑا بھی مان چھا نو تندرایا احمق نے اوسکا ہاتھ بکڑ کر
 ایک شرابی کے پیچے کا یاد تو جسے رات آئی وہ نشہ میں تھا۔ ۳۳۔ کیسے گھر چور کیا
 دروازہ پر پہنچ گئی لڑکا نہ سونے سے کھدو کہ اس سال بھو بیب ستدر مالدار اور قول
 ۳۴۔ کسی عورت نے اپنے بچے کو سوتے سے جگایا کہ بیٹا اورت کو بڑا بیا کہ میں نے
 اویسے کہا کہ امان چالی پھر کیا کروں اگر سورج رات کو ہی نکل آئے تیرے کے گھر سے
 ۳۵۔ کسی صاحب نے اپنے گھر خطا لکھی کہ میری فنان عہدی پر تیرے شوہر چور سے
 وہ خطا میا بجی سے پڑھو یا دیانجی صاحب اس خطا کو پڑھ کر دارا صحت قوت
 عورتوں نے کیا فیہ میا بجی صاحب نے فرمایا کہ تم بھی روؤ گے پھر روئے کہا
 یہ واقعہ سنکر پڑوس کے لوگ بھی جمع ہوئے اور میا بجی طہیسی ہی اتنی تھی
 میا بجی نے اونٹنے بھی لہا کہ تم بھی روؤ وہ بھی سب روئے لگے روز وہی باتیں
 لاؤ وہ خطا میں بھی تو پڑھو۔ پڑھا تو اوسین عہد سے کی ترقی کچھ لگے تو اسٹنڈر
 میا بجی صاحب سے کہا کیوں حضرت آپ نے اس شادی کو غم کینیں سمجھے
 اور دیکھو رو لایا کہ میں تو اس جہ سے رویا کہ وہ ایسی ترقی پا کر اب کچھ کم ہو بھی
 کوئی اچھا معلم تلاش کرینگے جس سے میری روٹیوں میں خلل آدیکا اور عہد آنے
 کہ اونکی طرف بھی التفات کم ہو جاوے گا اور پڑوسیوں کو رو لا۔ ۳۶
 کہ جب وہ تزک احتشام سے دولت خانہ برتشرین لاوینگے تو اسکے مٹکا
 اور اصطل و غیرہ کے لیے تجویز کریں گے۔ ۳۷۔ ایک مرغ بیچارہ قضا کا
 لوٹری کے پیچے میں گرفتار ہوا اوسکے مارنے کے واسطے یہ جیلہ سوچا کہ اوسی پر
 رکھ کر اوسکا کام تمام کرے تب اوس سے کہنے لگی کہ تو بڑا ہی غوغائی اور شو
 چیخ چیخاڑ ساری رات چاتا ہے کہ میں اور میرے دوست اپنے
 نہیں کر سکتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تمام ہمسایہ کے لوگ تیرے شو
 سیبہ اپنے آرام و راحت سے محروم رہتے ہیں تو تیرے چھاپے باصدا جاننے
 جانتی ہو کہ میرا لنگینا جو بڑا خدا خواستہ میری طبیعت استزنا دار و متاعش

کچھ بھی جیتا ہے ایسے نے کہا کہ افسوس کل گھر والوں نے وفات پائی اب دنیا بچ ہے
 اسی صدمہ سے کپڑے پھاڑ کر ٹکڑے بن گئے ڈال گھر کی طرف راہی ہوئے خدا تمکار نے
 پیشتر انکے مکان پر جو کرہا کر دیا ان بہت بن گئے اور میان آتے ہیں بیٹے تین آگے
 دہکا کر کوٹھے پر آئیں اور میان کو کھنسی چنے دیکھا کہ دعائیں پڑھیں اور سب نے ہر گھر
 اور گھر سے پھینکتے شروع کیے میان یہی ارے نے ہر چند فریاد کی مگر کسی نے کچھ نہ سنا آخر
 تنگ کر کسی طرف آگے چلے گئے خدا تمکار کو گمراہ کا مالک بن گیا ۲۵۵۔ ایک شخص بہت بھوکھا تھا
 قاضی کے مکان پر جا کر کہنے لگا کہ میں بہت بھوکھا ہوں خدا کے واسطے مجھ کو کچھ کھوڑا سادو
 تو کھاؤں قاضی صاحب نے فرمایا کہ بھائی تو قاضی کا گھر ہے قسم کھاؤ اور چلے جاؤ ۲۵۶۔
 ایک صاحب قانہ گوئی کے امیدوار تھے مگر ایک چشم تھے آپ سے صحت جہانی کلسر ٹھیکٹ
 طلب ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے صاحب کا ارضاع کو لکھا کہ اسکی ایک آنکھ ہے اگر کوئی
 ہرج خور سے تو سارے ٹھیکٹ دیا جاوے یک چشم صاحب سے جو دریافت کیا گیا
 یہ گرد اور قانہ گوئی میں ضرورت ہے ایک دمی مضبوط جیت و پالاک ہوتی تھوڑی
 ایک آنکھ کم ہے امیدوار صاحب اپنی لیاقت سے کیا جواب دیتے ہیں کہ حضور عام قانہ گو
 جب پیا لٹش میں شہرت لگا ویٹنگ تو ایک آنکھ بند کرنا پڑے گی مگر میری فنانی آنکھ بند ہے
 پس میں قابل منظوری ہوں۔ صاحب بہت ہنسے۔ ۲۵۷۔ ایک مدرس صاحب اپنی
 بی بی صاحبہ کو خط میں کیا لکھتے ہیں کہ میں نے سنا ہے حسین والدہ صاحبہ معظمہ کو
 رہتی ہیں وہ کوٹھری ٹپکتی ہے اور گر رہا ہستی ہے افسوس کسی طرح بارش دم نہ لے
 دیتی ہے خدا نخواستہ اگر وہ کوٹھری میں دب کر مر گئیں تو میں والدہ کس کو کہا کروں گا اسکی
 جواب میں بی بی نے لکھ بھیجا کہ اب آپکی والدہ دیون بھی بہت سن رسیدہ ہوئی ہیں
 آج نہ میں کل مر جائیگی اگر ایسے ہی آپ کو والدہ کنو کی آرزو ہے تو بندی کو کہیے لایو گا
 ۲۵۸۔ ایک شخص کے ضعیفی کے سبب تمام دانت گم ہو گئے تھے اور ہتے تھے ایک
 ڈاکٹر صاحب کے یہاں دانت بنوانے کے واسطے گئے حسن اتفاق اوٹھین دانت بنوا
 وقت جمائی آئی اوٹھون نے منہ کھولا ڈاکٹر نے کہا میں صاحبین کی خدمت اور تحیات

مجرم تھا پیش ہوا اور عدالت مجسٹریٹ سے دورہ سپرد ہوا عدالت کشن میں تمام ممبروں سے
 اس غریب ملزم کی نسبت جرم ثابت کر کے اپنی اپنی راہ پر دستخط کر دینے مگر ایک ممبر نے
 دستخط نہ کیے معاملہ طے ہو گیا جب ممبر کا جسے دستخط نہ کیے تھے موت کا وقت قریب آیا تب
 جج نے اُس سے پوچھا کہ آپ نے فلان جلسہ میں جو دستخط نہ کیے تھے اس کی کیا وجہ تھی
 ممبر نے جواب دیا کہ وہ خون میرے ہی ہاتھ سے ہوا تھا دوسرے بے گناہ کا خون اپنے
 ہاتھ سے لیا تھا اور تھا۔ ۲۵۲۔ ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میان تم کون علی
 ٹرنسٹے ہو جواب دیا بھائی میں تو گنوار نے کہا کہ الاحوال والا تو صرف نہ تو بھائی کا
 ایسے علم کے پڑھنے سے کیا فائدہ۔ ۲۵۳۔ ایک کو آگوشٹ کا ٹکڑا اٹھین لیے ہوئے در
 بیٹھا تھا کوٹری دیکھ کر لالچائی اور بولی کہ میان کو سے تمھاری صورت کیا ہی نکلیا
 تھا میں آؤں اسی دلکش کر رشک بلبل ہزار داستان ہو غرض انہو آپ ہی تغیر ہویت
 چڑیوں کے بادشاہ ہو بلکہ فخر ہا کوٹری نے اپنی ایسی تعریف سن کر خیال کیا اگر میں ہوتے
 تو کوٹری کا متا در ہو گا میں آپ خوشی میں اگر لگے گا میں کوٹری نے اپنے دھڑکے کوشت کا ٹکڑا
 کوٹری کوٹری اور کھا کر کھا گئی اور بولی کہ یہی تو باتیں تم میں خوب ہیں لیکن انہو
 کی بہ۔ ۲۵۴۔ ایک خدمتگار کو ایک امیر نے اس شرط پر نوکر رکھا کہ کہیں جب
 خدمتگار نے مدت العمر میں تین مرتبہ جھوٹ بولنے کی اجازت لیکر نوکری کی
 امیر نے کچھ روز مال دیا اور وطن کو بھیجا اور کہا کہ یہ ہمارے مکان پر ہے اور مگر
 خدمت سیت لا اور ہمارا ایک کتار رفیق اور ایک ونٹ گھڑی ہے اُسے بھی دیکھتے آنا خدمتگار
 دیکھے مکان پر آیا اور رو کر زر مال دینے لگا لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا
 میان نے انتقال کیا بعد ختم فاتحہ خوانی خدمتگار میان کے پاس واپس آیا میان نے
 کہتا تھا کہ کیا ہو گیا پوچھا کیوں کہا اونٹ کی ہڈی کھا گیا تھا حلق میں ہڈی
 آگ گئی تھی اس تکلیف میں مر گیا کہا اونٹ اچھا ہے کہا مر گیا کہا کس طرح کہا آپ
 واندہ کے مقبرہ کی اینٹیں ڈھونڈنے میں مر گئے کوٹری کا والد لے کر عارضہ میں انتقال
 کہا بولتے کے غم میں کہا ہے ہوا کا بھی مر گیا خدمتگار بولا کہیں بے مان اور بے دودھ

خوب مرمت کیجا بنگلی۔ ۲۶۲۔ ایک شخص نے اپنے شاگرد سے کہا کہ دنیا داری کا لطف بغیر شادی کے معلوم نہیں ہو سکتا وہ شخص جس سے شاگرد نے یہ سنا تھا شادی کی فائزین غلطان پیمانہ بہتے تھے کہ کسی طرح شادی ہو جائے۔ حسب اتفاق انہیں سفر پریش ہو چلا۔ چلتے چلتے ایک کنوین پر پہنچے۔ پانی پیا۔ ٹھنڈک جو معلوم ہوئی تو کنوین کی جگت پر لیٹ کر سو گئے۔ قاعدہ ہے کہ جس بات کا خیال رہتا ہے وہی خواب میں دکھائی دیتا ہے چنانچہ خواب میں آپ دیکھتے ہیں کہ ہماری شادی ہو گئی اور ہمارے ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہے اور ہماری بی بی اور لڑکا تینوں شخص لیٹے ہوئے ہیں اور بی بی کہہ رہی ہے کہ ذرا ہٹ کر لڑکا دبتا ہو جیسے حضرت ہٹ گئے ہو۔ دہنے پھر کمر کیا یہ ذرا اور ہٹے جب تیسری بار جو روئے بھینچا کر کہا کہ ٹہنہ کیون نہیں لڑکا دبا جاتا ہے۔ تو آپ غصہ کے ماسے بالکل سٹ گئے اور آپ کا ہٹنا تھا اچھٹ کنوین کے اندر دھم سے مارتا ہے۔ اب حضرت کی جو اکبر کھلی تو دیکھا ساٹھ ہاتھ کے اندر پڑے ہیں۔ تب تو آپ بہت اگہ اٹے اور لگے شور مچانے۔ اتفاق سے آدمیوں نے سن کیا اور انکو نکالا۔ لوگوں نے پوچھا کیسے کنوین میں کیسے آپ گر پڑے تب آپ نے مفصل حال کہہ سنایا۔ پھر لوگوں نے کہا چلیے ہم آپ کی شادی کرادیں۔ تو آپ سادگی سے کیا جواب دیتے ہیں کہ صاحب خواب میں شادی کرنے کا نتیجہ ملا اگر بیچ مچ شادی کرو گا تو خدا معلوم کیا گت ہوگی پس اب شادی سے معاون ہی رکھیے۔ ۲۶۳۔ ایک اندھے کی عورت بد صورت تھی وہ بڑائی کے واسطے کہا کرتی اسے خدا جو تو نے مجھ کو اتنا خشن دیا تو خداوند کو اندھا کیوں کیا ایک دن اندھا بولا میری آنکھیں تو ہیں نہیں جو تیری صورت دیکھوں مگر اتنا جانتا ہوں کہ جو تیری صورت اچھی ہو تی تو اندھے کے گھر کیوں آتی۔ ۲۶۴۔ ایک سپاہی نے باغ میں جا کر کچھ بھوت پچھلی پھوٹی وہاں اکثر لوگ بیٹھے کتے تھے کہ فارسی میں خوجہ کو محنت کہتے ہیں سپاہی نے اس بحث کو سنا یاد رکھا اور مچھلی کو بادشاہ کے حضور میں لےجا کر نذر کی بادشاہ نے خوش ہو کر ان سے فرمایا کہ اسے انعام کے لاکھ روپیہ دیو ان کو یہ بات بڑی لگی اور سپاہی کو کچھ بھوت پچھلی تو عام کی نہیں مگر جو یہ نہ ہوئے تو ایک ماہہ اور لاکھ سپاہی بولا کہ یہ تو نہ ہو ماہہ ہو بلکہ محنت ہے دیوان لا جواب ہو گیا اور لاکھ روپیہ دے دیے دیکھو علم کا ایک لفظ بھی کام آتا ہے

میں باہر کھڑا ہو کر دانت بنایا کرتا ہوں اندر جانے کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ۲۵۹۔
ایک محفل میں ایک چلبلی طبیعت شوخ و ظریف رقاصہ نے ایک صاحب کی طرف جوابی تہن
ظرات کی جان تصور کرتے تھے حقہ بڑھا کر سادہ پن سے کہا تو تھا مو وہ صاحب ہنسی سمجھ کر
گویا جو دے دائیں یا بائیں۔ طوائف نے جوابے یا تم کو پیسے خرچ ہو رہی ہو دائیں یا بائیں کا
کیا پوچھنا ہے غریب صاحب کمال نام نہ ہوے۔ ۲۶۰۔ کسی شخص نے ایک نکتے سے رافیت کیا
کہ نہ ہر وقت سہراہ کیوں پڑا رہتا ہے کہتے نے جواب دیا کہ میں بھلے اور بُرے کی شناخت
کیا کرتا ہوں آدمی نے کہا کس طرح پرکتا بولا کہ بھلا آدمی تو چپکے اپنا راستہ چلا جاتا ہے
اور نہ پڑا ہوتا ہے وہ جھکوا ایک دھڑک رہا ہے۔ ۲۶۱۔ ایک معنوی صاحب
ہمیشہ مکتب خانے میں شاگردوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جو بڑھا کر دو اور عمل کیا کرو
ایک روز ایک ملا بعل کا آمدنامے والا سبق تھا۔ خموشیدن چپ رہنا۔ مکتب میں
تمام لڑکے پڑھ رہے تھے مگر وہ لڑکا چپ بیٹھا تھا۔ مولوی صاحب کئی بار رخا ہوا
کہ تو سبق کیوں نہیں یاد کرتا ہے۔ مگر ادسنے اونکے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا۔ آخر کو
مولوی صاحب غصہ ہوئے مارنے کو اٹھے۔ جب ہ شاگرد ریشہ بولا کہ حضرت آج کا سبق میرا
خموشیدن ہے اور خموش ہے۔ چونکہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو بڑھا کر دو اور عمل بھی کیا کرو
اور خموش کے معنی میں چپ رہ لہذا حسبِ اشارہ میں نے اس پر عمل کیا کہ چپ رہا۔ اتو میں
مولوی صاحب کی ایک دوسرے پر نظر جا پڑی اور رخا ہو کر بولے کہ یہ کیا فضول باتیں کر رہا ہو
نہ تو آپ بڑھے اور نہ دوسرے کو بڑھنے سے ناسقول نے بائیک لگا رکھی ہے شاگرد
بولے استاد اسوقت کا سبق میرا لافیدن ہے اور لافیدن کے معنی ہیں فضول کہنا۔ سو
بک رہا ہوں کیونکہ جو کچھ بڑھا دسی پر عمل ہے۔ ذرا عرصہ کے بعد تمام لڑکے ایک بار چلا
اوتھے کہ اسے مولوی صاحب کیجو۔ بدھوانے بیٹھے بیٹھے پیشاب کر دیا مولوی صاحب دیکھ کر
بہت برجم تھے کہ آپن یہ کیا بیودہ حرکت کر کے نے عرض کیا جناب میرا سبق شاخیدن ہے
اور شاخیدن کے معنی ہیں پیشاب کرنا سو پیشاب کر رہا ہوں مولوی صاحب شاگردوں کی
یہ باتیں دیکھ سنکر بہتے گھبرائے اور فرمایا کہ جو بڑھا کر دو اور عمل کیا کرو

۲۶۵۔ ایک آدمی کو میر سے گھڑا بھر کر اور اس کے اوپر چربہ رکھ کر قاضی کے پاس لیگایا
اینا مطلب بیان کیا قاضی نے اس کے مدعا کے موافق پروا نہ کر دیا جب قاضی کھانا کھانے گیا
اور گھڑے کا مہر منگایا تو گوبر علی قاضی بہت ناراض ہوا ایک دن وہی آدمی اسکو راہ میں ملا
قاضی نے اس سے فرمایا کہ یہ زمین کچھ بھول چکا ہے اگر تے کو تو درست کر دین اور کچھ پائرا زمین
تو بھول نہیں مگر گھڑے میں کچھ چوک ہوگی۔ ۲۶۶۔ ایک حلوائی دو دھین پانی ملا کر
بیچتا تھا اس کے پاس ہزار روپیہ جمع ہوئے ایک بندر روپیہ کی تھیلی اور ٹھاکر جنانا کے
کنارے درخت پر جا بیٹھا اور ایک ایک روپیہ پانی میں ڈالتا گیا اور ایک ایک کنار پر
اسوقت کسی شخص نے بندر کے مارنے کا ارادہ کیا حلوائی بولا کیوں مارتے ہو دو دھین روپیہ تو
کنارہ پر ہیں اور پانی کے روپیہ پانی میں گئے دیکھو حرام کار روپیہ کا آمدن میں ہے ۲۶۷۔ دو مرد اور دو
منصوبہ کیا کہ آج شیرینی مفت کھانا چاہیے اول ایک شخص نے حلوائی کی دکان پر جا کر
ایک روپیہ کی شیرینی لیکر دہن کھانا شروع کیا حلوائی نے یہ جانا کہ کہنے کے بعد روپیہ
دے دینا گاتے میں دوسرے نے آکر کہا ایک روپیہ کی شیرینی دیدو حلوائی نے تول دی
تو وہ لیکر جانے لگا حلوائی بولا تمہیں تو دینے جاؤ اس نے کہا کہ میں نے یہ روپیہ پہلے ہی
دیدیا دوسرا کمان سے لاؤں حلوائی بولا تو نے تمھو کو دام نہیں لینے یہ بھلا مانس جو شیرینی
کھاتا ہے اسکا گواہی دیکتا تب وہ حرام زادہ کہنے لگا کہ اسکو حلوائی تو حرام زادہ ہی کہتی ہے
دیا ہوا بھول گیا تو میرا دیا بھی بھول جائے تو میں کیا کروں اس سے میں بھی بتاتا ہوں
یہ کہکر دونوں چلے گئے۔ ۲۶۸۔ ایک آدمی کی صورت بھیجی اٹھک جو کوئی دیکھتا تھا اسکو
روٹی نہیں ملتی تھی ایک دن بادشاہ نے بلو کر علی اصباح اسکی صورت دیکھی اتنے میں
شکار کی خبر آئی بادشاہ کھانا کھانے بغیر سوار ہو گیا مگر شکار ہاتھ نہیں آیا اور بادشاہ
میران ہو کر رات کو گھر آیا اور حکم دیا کہ اسکو جان سے مار ڈالو تب وہ بولا کہ آج مجھکو دیکھکر
صرف بھوکے ہی ہے اور میں آپکا منہ دیکھکر جان ہی سے مارا جاتا ہوں بادشاہ اسکی بات
خوش ہو کر اسکو چھوڑ دیا۔ ۲۶۹۔ ایک حریہ محمد شاہ بادشاہ کے دربار میں تھا وہ درخت خان
دور انخان نے کچھ عرض کی بادشاہ حشر پیتے رہے اور جواب میں یہ خان ورن کنر لگا

